فتویٰ نمبر	فہرست
	عقائد
801	حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلے سے دعا کرنا
802	ڈوب کر مرنے والے اور جسے جانور کھا جائے اس سے حساب
803	اللہ سائیں کہنا کیسا؟
804	کیا گنہگار کی دعا جلد قبول ہوتی ہے؟
805	توبہ کی نیت سے گناہ کرنے کا حکم
806	اللہ ہر جگہ موجود ہے کہنا کیسا؟
807	روح آزاد ہے یا قید
808	مزاروں پر سجدے کرنے کا حکم
	طہارت
809	وضو سے پہلے ہوا خارج ہونے کے سبب استنجاء کرنے کا حکم
810	دوران غسل ریح پیشاب آنے سے غسل کا حکم
811	ناپاکی کی حالت میں آیت لکھنا
812	وضو سے گناہوں کا جھڑنا

فہرست	فتویٰ نمبر

فہرست	فتویٰ نمبر
جنازہ، قبر، میت	
امام محلہ کے علاوہ کسی اور کا جنازہ پڑھانا	839
قبر میں رکھتے ہوئے میت کا رخ	840
مردے کا قبر پر آنے والے کو پہچاننا	841
غسل و کفن کے بعد میت کے جسم سے نجاست نکلے تو	842
میت پر اونچا رونے آہ و بکا،و جزع فزع کرنے کا حکم	843
حج	
حج و عمرہ میں عورت کے لیے تقصیر کا حکم	844
بیٹیوں کی شادی کی وجہ سے حج میں تاخیر	845
نکاح و طلاق، زوجین	
بالغ اولاد کے نکاح میں بلا وجہ تاخیر کرنے کا حکم	846
حق مہر کی بہتر مقدار	847
صرف طلاق کی نیت کرنے سے طلاق کا حکم	848
دو سال دور رہنے کے بعد طلاق دی تو عدت کا حکم	849

فہرست	فتویٰ نمبر

فہرست	فتویٰ نمبر

علماء زمین کے چراغ اور انبیاءِ کرام علیھم السلام کے وارث ہیں۔

(کنز العمال، حرف العین، کتاب العلم، قسم الاقوال، الباب الاول، ۵ / ۵۹، الجزء العاشر، الحدیث: ۲۸۶۷۳)

ایک فقیہ شیطان پر ہزار عابدوں سے زیادہ بھاری ہے۔

(ترمذی، کتاب العلم، باب ما جاء فی فضل الفقہ علی العبادۃ، ۴ / ۳۱۱، الحدیث: ۲۶۹۰)

علم کی طلب میں کسی راستے پر چلنے والے کے لئے اللہ تعالیٰ جنت کا راستہ آسان کر دیتا ہے۔ (ترمذی، کتاب العلم، باب فضل طلب العلم، ۴ / ۲۹۴، الحدیث: ۲۶۵۵)

علماء کی صحبت میں بیٹھنا عبادت ہے۔

(مسند الفردوس، باب المیم، ۴ / ۱۵۶، الحدیث: ۶۴۸۶)

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلے سے دعا کرنا

سوال: کیا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وسیلہ دے کر دعا کر سکتے ہیں یا نہیں؟

یوزر آئی ڈی: پارٹی سپنٹ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوهاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اللہ کے نیک بندوں کے وسیلے سے دعا کرنا بلکل جائز و مستحسن عمل ہے اور قرآن و حدیث اور بزرگان دین کے عمل سے ثابت ہے۔ اللہ ربّ العزّت کا فرمان ہے: ﴿وَ ابْتَغُوْۤا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ﴾ ترجمہ کنزالایمان: اور اس کی طرف وسیلہ ڈھونڈو۔ (پ6، المائدۃ:35)

صحیح بخاری میں حضرت انس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ جب لوگ قحط میں مبتلا ہو جاتے تو حضرت عمر بن خطاب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ حضرت عباس بن عبدالمطلب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے وسیلے سے بارش کی دعا کرتے اور عرض کرتے ''اَللّٰھُمَّ اِنَّا کُنَّا نَتَوَسَّلُ اِلَیْكَ بِنَبِیِّنَا فَتَسْقِیْنَا وَاِنَّا نَتَوَسَّلُ اِلَیْكَ بِعَمِّ نَبِیِّنَا فَاسْقِنَا'' اے اللہ! عَزَّوَجَلَّ، ہم تیری بارگاہ میں اپنے نبی صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا وسیلہ پکڑا کرتے تھے تو تو ہم پر بارش برسا دیتا تھا اور اب ہم تیری بارگاہ میں اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا جان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو وسیلہ بناتے ہیں کہ ہم پر بارش برسا۔ تو لوگ سیراب کیے جاتے تھے۔

(بخاری، کتاب الاستسقاء، باب سؤال الناس الامام الاستسقاء اذا قحطوا، ۱ / ۳۴۶، الحدیث: ۱۰۱۰)

امام تقیّ الدّین سُبکی شافعی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: ''نبیِّ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلے سے دعا کرنا جائز و مستحسن ہے، چاہے ولادتِ باسعادت سے قبل ہو، حیاتِ ظاہری میں ہو یا وِصالِ مبارک کے بعد ہو۔ اسی طرح آپ علیہ السّلام سے خاص نسبت رکھنے والے بُزرگوں کو وسیلہ بنانا بھی جائز و مستحسن ہے۔ (شفاء السقام، ص358،376)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

16 ذوالحجۃ الحرام 1444ھ / 5 جولائی 2023ء

قرآن و فقہ کی تعلیم کا مرکز

ڈوب کر مرنے والے اور جسے جانور کھا جائے اس سے حساب

سوال: جو بندہ ڈوب کر مرا ہو یا اسے کوئی جانور کھا گیا ہو تو اس سے سوالات و جوابات کا سلسلہ کیسے ہو گا؟

یوزر آئی ڈی: حافظ انعام حسن نوری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

ڈوبنے والے اور جسے جانور کھا گیا ان سے پانی اور جانور کے پیٹ میں بھی سوالات و جوابات ہوں گے اور اسے ثواب یا عذاب بھی پہنچے گا الغرض انسان مرنے کے بعد اگرچہ دفن نہ ہوا ہو کہیں پڑا ہو تب بھی اس سے سوالات و جوابات ہوتے ہیں اور اسے ثواب یا عذاب ملتا ہے۔ صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: مردہ اگر قبر میں دفن نہ کیا جائے تو جہاں پڑا رہ گیا یا پھینک دیا گیا، غرض کہیں ہو اُس سے وہیں سوالات ہوں گے اور وہیں ثواب یا عذاب اُسے پہنچے گا، یہاں تک کہ جسے شیر کھا گیا تو شیر کے پیٹ میں سوال و ثواب و عذاب جو کچھ ہو پہنچے گا۔

(بہارِ شریعت، جلد1، صفحہ 113، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

17 ذوالحجۃ الحرام 1444ھ/6 جولائی 2023ء

قرآن وفقہ کی تعلیم کا مرکز

الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی

آن لائن

اللہ سائیں کہنا کیسا؟

سوال: اللہ سائیں کہنا کیسا؟

یوزر آئی ڈی: محمد کاشف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اللہ جل شانہ کی ذات کے لیے لفظ سائیں کا استعمال کرنا منع ہے کیونکہ لفظ سائیں، خاوند، فقیر، بھکاری وغیرہ کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے اور ہر وہ لفظ جس کا کوئی معنی برا ہو اور شریعت میں بھی وہ نام نہ آیا ہو تو اس لفظ کا اطلاق اللہ کی ذات پر کرنا منع ہے۔ لہذا (اللہ سائیں) کہنے کی اجازت نہیں۔ فیروز اللغات میں سائیں کے کچھ معنی یہ بھی ہیں: شوہر، خصم، گدا، فقیر، وغیرہ۔

(فیروز اللغات، صفحہ 771، نیا اڈیشن)

فتاوی شارح بخاری میں حضرت علامہ مولانا مفتی محمد شریف الحق امجدی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں:
جس لفظ کے چند معنی ہوں اور کچھ معنی خبیث ہوں اور وہ لفظ شرع میں وارد نہ ہو تو اس کا اطلاق اللہ عزوجل پر منع ہے۔

(فتاوی شارح بخاری، جلد1، صفحہ 137، مکتبہ برکات المدینہ)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

1 محرم الحرام 1444ھ/20 جولائی 2023ء

کیا گنہگار کی دعا جلد قبول ہوتی ہے؟

سوال: کیا گنہگار بندے کی دعا جلد قبول ہوتی ہے؟

یوزر آئی ڈی: اسمعیل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

ایسا نہیں ہے بلکہ گناہوں یں ملوث رہنا دعا قبول نہ ہونے کا سبب ہے نیک و صالح بندے کی دعا جلد قبول ہوتی ہے۔ حضرت علامہ نقی علی خان رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں : اے عزیز! اگر دعا قبول نہ ہو تو (تجھے چاہئے کہ) اسے اپنا قصور سمجھے، خدائے تعالی کی شکایت نہ کرے (کیوں) کہ اس کی عطا میں نقصان (یعنی کوئی کمی) نہیں، تیری دعا میں نقصان (یعنی کمی) ہے۔ اے عزیز! دعا چند سبب سے رد ہوتی ہے: پہلا سبب: کسی شرط یا ادب کا فوت ہونا اور یہ تیرا قصور ہے، اپنی خطا پر نادم نہ ہونا اور خدا کی شکایت کرنا نِری بے حیائی ہے ۔ دوسرا سبب: گناہوں سے تَلَوُّث (یعنی گناہوں میں مبتلا رہنا) تیسرا سبب: اِسْتِغْنائے مولیٰ۔ وہ حاکم ہے محکوم نہیں، غالب ہے مغلوب نہیں، مالک ہے تابع نہیں، اگر (اس نے) تیری دعا قبول نہ فرمائی (تو) تجھے ناخوشی اور غصے، شکایت اور شکوے کی مجال کب ہے، جب خاصوں کے ساتھ یہ معاملہ ہے کہ جب چاہتے ہیں عطا کرتے ہیں، جب چاہتے منع فرماتے ہیں تو تو کس شمار میں ہے کہ اپنی مراد (ملنے ہی) پر اصرار کرتا ہے۔ الخ

(فضائل دعا، فصل ششم، صفحہ 153، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

30 ذو الحجۃ الحرام 1444ھ/ 19 جولائی 2023ء

توبہ کی نیت سے گناہ کرنے کا حکم

سوال: توبہ کی نیت سے گناہ کرنا کیسا؟ اور کیا توبہ کی نیت سے کیا گیا گناہ معاف ہو جائے گا؟

یوزر آئی ڈی: انعام اللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس ارادے سے گناہ کرنا کہ بعد میں توبہ کرلوں گا سخت ترین کبیرہ گناہ ہے البتہ سچے دل سے توبہ کرنا کبیرہ گناہوں یہاں تک کہ کفر و شرک کو بھی مٹا دیتا ہے لہذا ایسا کرنے والے پر سچے دل سے توبہ لازم ہے۔ پردے کے بارے میں سوال جواب کتاب میں ہے: اس ارادے سے گناہ کرنا کہ بعد میں توبہ کرلوں گا یہ اَشَدّ کبیرہ یعنی سخت ترین کبیرہ گناہ ہے۔

(پردے کے بارے میں سوال جواب، صفحہ 69، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں: ”سچی توبہ اللہ عزوجل نے وہ نفیس شے بنائی ہے کہ ہر گناہ کے ازالے کو کافی ووافی ہے، کوئی گناہ ایسا نہیں کہ سچی توبہ کے بعد باقی رہے یہاں تک کہ شرک و کفر۔ سچی توبہ کے یہ معنی ہیں کہ گناہ پر اس لیے کہ وہ اس کے ربّ عزوجل کی نافرمانی تھی، نادِم و پریشان ہو کر فوراً چھوڑ دے اور آئندہ کبھی اس گناہ کے پاس نہ جانے کا سچے دِل سے پُورا عزم کرے، جو چارۂ کار اس کی تلافی کا اپنے ہاتھ میں ہو بجالائے۔

(فتاوی رضویہ، جلد 21، صفحہ 121، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

27 ذوالحجۃ الحرام 1444ھ/16 جولائی 2023ء

اللہ ہر جگہ موجود ہے کہنا کیسا؟

سوال: یہ کہنا کہ اللہ پاک ہر جگہ موجود ہے کیسا ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یوزر آئی ڈی: قاری ارشاد

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

ایسا کہنا کفر ہے کیونکہ عقیدہ یہ ہے کہ اللہ عزوجل جگہ اور جہت وغیرہ سے پاک ومنزہ ہے۔ کیونکہ جگہ میں وہ ہوتا ہے جس کا جسم ہو، جبکہ اللہ تبارک وتعالیٰ جسم سے پاک ہے۔ لہذا اللہ سبحانہ وتعالیٰ کو کسی جگہ میں موجود ہونے کو متعین کرنا یا اس کے لئے جہت وسمت یا جسم واعضاء ثابت کرنا کفر ہے لہذا ایسا کہنے والے پر توبہ وتجدید ایمان ونکاح لازم ہے۔ صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علامہ مولٰینا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ جِہَت (یعنی سَمت) ومکان وزمان وحَرَکت وسُکون وشکل وصورت وَجمیع حَوادِث سے پاک ہے۔

(بہارِ شریعت، جلد، حصّہ 1، صفحہ 8، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

شارح بخاری مفتی شریف الحق امجدی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: یہ کہنا کہ اللہ تعالیٰ ہر جگہ میں ہے ذرے ذرے میں ہے، ضرور کلمہ کفر ہے۔

(فتاویٰ شارح بخاری، کتاب العقائد، عقائد متعلقہ ذات وصفات الہیہ، جلد 1، صفحہ 113، دائرۃ البرکات)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

6 محرم الحرام 1444ھ/25 جولائی 2023ء

Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone NO:923471992267

روح آزاد ہے یا قید؟

سوال: کیا مردہ اپنے گھر کے حالات سے واقف ہوتا ہے؟ روح گھر آتی جاتی ہے یا نہیں؟

یوزر آئی ڈی: عبدالکریم کبھار

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

مسلمانوں کی بعض روحیں آزاد ہوتی ہیں جب چاہیں جہاں چاہیں جا سکتی ہیں اور مؤمنین کی روحیں گھروں میں بھی آتی ہیں اور اپنے گھر والوں کے حالات سے باخبر بھی ہوتی ہیں البتہ روح جہاں بھی ہو جسم سے اس کا تعلق باقی رہتا ہے جبکہ کفار کی روحیں قید ہوتی ہیں کہیں آ جا نہیں سکتیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اِذَا مَاتَ الْمُؤْمِنُ یُخَلّٰی سَرْبُہٗ یَسْرَحُ حَیْثُ شَآءَ۔ ترجمہ: جب مسلمان مرتا ہے اُس کی راہ کھول دی جاتی ہے، جہاں چاہے جائے۔ ("شرح الصدور"، باب فضل الموت، صفحہ 13)

شاہ عبدالعزیز صاحب لکھتے ہیں: "روح را قُرب و بُعد مکانی یکساں است۔" یعنی: روح کے لیے کوئی جگہ دور یا نزدیک نہیں، بلکہ سب جگہ برابر ہے۔ ("فتاوی رضویہ"، جلد 29، صفحہ 545، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

بہار شریعت میں ہے: مرنے کے بعد مسلمان کی روح حسبِ مرتبہ مختلف مقاموں میں رہتی ہے، بعض کی قبر پر، بعض کی چاہِ زمزم شریف میں، بعض کی آسمان و زمین کے درمیان،۔۔۔ کافروں کی خبیث روحیں بعض کی اُن کے مرگھٹ، یا قبر پر رہتی ہیں۔۔۔ اور وہ کہیں بھی ہو، جو اُس کی قبر یا مرگھٹ پر گزرے اُسے دیکھتے، پہچانتے، بات سُنتے ہیں، مگر کہیں جانے آنے کا اختیار نہیں، کہ قید ہیں۔ (بہارِ شریعت، جلد 1، حصہ 1، صفحہ 99، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

28 ذوالحجۃ الحرام 1444ھ/17 جولائی 2023ء

Al Raza Quran-o-Fiqh Academy

Al Raza Quran-o-Fiqh Academy

www.arqfacademy.com

Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ

Phone NO:923471992267

مزاروں پر سجدے کرنے کا حکم

سوال: مزاروں پر جاکر قبروں کو سجدے کرنا کیسا ہے؟

یوزر آئی ڈی: ملک انیس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

مزارات پر یا عام کسی قبر کو تعظیما سجدہ کرنا، ناجائز و حرام ہے اور اگر قبر کو پوجنے کی نیت سے ہو تو کفر و شرک ہے البتہ کسی مسلمان سے ایسا متصور نہیں کہ وہ قبر کو بنیت عبادت سجدہ کرے جو جاھل سجدہ کرتے ہیں تعظیما کرتے ہیں جو کہ ناجائز و حرام ہے بہر صورت قبر کو سجدہ کرنے کی اجازت نہیں۔ امامِ اہلِ سنّت، امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ لکھتے ہیں: مزارات کو سجدہ یا ان کے سامنے زمین چومنا حرام اور حدِ رکوع تک جھکنا ممنوع، مزار کو سجدہ درکنار کسی قبر کے سامنے اللہ تعالیٰ کو سجدہ جائز نہیں اگرچہ قبلہ کی طرف ہو۔

(فتاویٰ رضویہ، جلد22، صفحہ474، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

دوسری جگہ لکھتے ہیں: غیرِ خدا کو سجدۂ عبادت شرک ہے سجدۂ تعظیمی شرک نہیں مگر حرام ہے گناہِ کبیرہ ہے مُتواتِر حدیثیں اور مُتَواتِر نُصوصِ فقہیہ سے اس کی حُرمت ثابت ہے۔ ہم نے اپنے فتاویٰ میں اس کی تحریم (حرام ہونے) پر چالیس حدیثیں روایت کیں اور نُصوصِ فقہیہ کی گنتی نہیں، فتاویٰ عزیزیہ میں ہے کہ اس کی حُرمت پر اجماعِ اُمّت ہے۔

(فتاویٰ رضویہ، جلد22، صفحہ565، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

16 ذوالحجۃ الحرام 1444ھ/5 جولائی 2023ء

809

وضو سے پہلے ہوا خارج ہونے کے سبب استنجاء کرنا

سوال: اگر وضو کر لیا ہو اور ہوا خارج ہو جائے تو کیا وضو کے لیے استنجاء کرنا ہو گا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یوزر آئی ڈی: مبین عاشق

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

پوچھی گئی صورت میں استنجاء کرنا ضروری نہیں بلکہ بدعت ہے۔ رد المحتار میں ہے: أن الاستنجاء على خمسة أوجه: اثنان واجبان: أحدهما: غسل نجاسة المخرج فی الغسل من الجنابة والحيض والنفاس کی لاتشیع فی بدنه. والثانی: إذا تجاوزت مخرجها يجب عند محمد قل أو كثر وهو الأحوط؛ لأنه يزيد على قدر الدرهم، وعندهما يجب إذا جاوزت قدر الدرهم؛ لأن ما على المخرج سقط اعتباره، والمعتبر ما وراءه. والثالث: سنة، وهو إذا لم تتجاوز النجاسة مخرجها. والرابع: مستحب، وهو ما إذا بال ولم يتغوط فيغسل قبله. والخامس: بدعة، وهو الاستنجاء من الريح. ۔ ترجمہ: بے شک استنجاء کی پانچ صورتیں ہیں دو واجب ہیں ان میں سے پہلی: مخرج کی نجاست کا دھونا، جنابت، حیض، نفاس کا غسل کرتے ہوئے تاکہ نجاست بدن پر نہ پھیلے اور دوسری صورت: جب نجاست مخرج سے تجاوز کر جائے تھوڑی ہو یا زیادہ امام محمد علیہ الرحمہ کے نزدیک اور یہ احتیاط ہے کیونکہ نجاست ایک درھم سے زائد ہو سکتی ہے اور شیخین کے نزدیک تب واجب ہے جب نجاست ایک درھم سے تجاوز کر جائے اس لیے کہ جو مخرج میں ہے اس کا اعتبار ساقط ہے اور معتبر وہ ہے جو اس کے علاوہ ہے اور تیسری صورت: سنت اور وہ یہ کہ جب نجاست مخرج سے نہ نکلی ہو اور چوتھی مستحب وہ یہ کہ جب اس نے پیشاب کیا اور غوطہ نہ لگایا تو وہ اسے پہلے دھو لے اور پانچویں بدعت اور وہ ہوا خارج ہونے کے سبب استنجاء کرنا ہے۔ (رد المحتار مع الدر المختار، جلد 1، صفحہ 335، دار الفکر، بیروت)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

16 ذو الحجۃ الحرام 1444ھ/5 جولائی 2023ء

قرآن و فقہ کی تعلیم کا مرکز

810

دوران غسل ریح، پیشاب آنے سے غسل کا حکم

سوال: دوران غسل پیشاب کیا تو کیا غسل دوبارہ کرنا ہوگا یا جو فرائض ادا کر لیے وہ ہو گئے؟

یوزر آئی ڈی: پارٹی سینٹ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

دوران غسل پیشاب، ریح وغیرہ نکلنے سے غسل پر کوئی فرق نہیں پڑتا لہذا غسل کے جو فرائض پورے کر لیے تھے انہیں دوبارہ کرنا ضروری نہیں البتہ وضو ٹوٹ جائے گا دوبارہ نئے سرے سے وضو کرنا لازم ہے کیونکہ پیشاب، ریح وغیرہ سے وضو ٹوٹتا ہے غسل فرض نہیں ہوتا۔ صدر الشریعہ، بدر الطریقہ، مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: پاخانہ ۱، پیشاب ۲، وَدِی ۳، مَذِی ۴، مَنی ۵، کیڑا ۶، پتھری ۷ مرد یا عورت کے آگے یا پیچھے سے نکلیں وُضو جاتا رہے گا۔

(بہارِ شریعت، جلد اول، حصہ دوم، صفحہ 303، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

28 ذو الحجۃ الحرام 1444ھ/17 جولائی 2023ء

قرآن و فقہ کی تعلیم کا مرکز
آن لائن
الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی

ناپاکی کی حالت میں آیت لکھنا

سوال: کیا خواتین مخصوص ایام میں قرآن پاک کی آیت لکھ سکتی ہیں۔

یوزر آئی ڈی: یوسف اشرفی

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

ناپاکی کی حالت میں قرآن پاک کی کوئی آیت لکھنا جبکہ آیت یا جس صفحے پر آیت لکھی ہو اس کے ساتھ ہاتھ بلاحائل مس ہو تو یہ ناجائز و حرام ہے کیونکہ قرآن پاک کی کسی آیت یا اسکے ترجمے یا جس صفحے پر صرف آیت یا ترجمہ لکھا ہو اسے اس حالت میں بلا حائل چھونا ناجائز و حرام ہے البتہ اگر آیت یا آیت والے صفحے سے بلا حائل ہاتھ مس نہ ہو تو لکھنا جائز ہے۔ صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ لکھتے ہیں: حَیض ونِفاس والی عورت کو قرآنِ مجید پڑھنا دیکھ کر، یا زبانی اور اس کا چھونا اگرچہ اس کی جلد یا چولی یا حاشیہ کو ہاتھ یا انگلی کی نوک یا بدن کا کوئی حصہ لگے یہ سب حرام ہیں۔

(بہارِ شریعت، جلد اول، حصہ دوم، صفحہ 379، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

1 محرم الحرام 1444ھ/20 جولائی 2023ء

Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone NO:923471992267

وضو سے گناہوں کا جھڑنا

سوال: کیا وضو کرتے ہوئے پانی کے ساتھ گناہ جھڑتے ہیں؟

یوزر آئی ڈی: فرقان عطاری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

حدیث پاک میں وضو کی یہ فضیلت آئی ہے کہ وضو کرنے سے اعضائے وضو کے گناہ جھڑ جاتے ہیں۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: إذا توضأ العبد المسلم، او المؤمن، فغسل وجھہ، خرج من وجھہ کل خطیئۃ نظر إلیھا بعینیہ مع الماء، او مع آخر قطر الماء، فإذا غسل یدیہ خرج من یدیہ کل خطیئۃ، کان بطشتھا یداہ مع الماء، او مع آخر قطر الماء، فإذا غسل رجلیہ، خرجت کل خطیئۃ مشتھا رجلاہ مع الماء، او مع آخر قطر الماء، حتی یخرج نقیا من الذنوب ترجمہ: جب کوئی مومن وضو کرتا ہے تو جس وقت چہرہ دھوتا ہے تو جیسے ہی چہرہ سے پانی گرتا ہے، یا پانی کا آخری قطرہ گرتا ہے تو اس کے وہ گناہ جھڑ جاتے ہیں جو اس نے اپنی آنکھوں سے کیے تھے۔ جب وہ ہاتھ دھوتا ہے تو جیسے ہی ہاتھوں سے پانی کے قطرے گرتے ہیں یا پانی کا آخری قطرہ گرتا ہے تو اس کے وہ گناہ جھڑ جاتے ہیں جو اس نے ہاتھوں سے کیے تھے اور جب وہ اپنے پاؤں کو دھوتا ہے تو جیسے ہی اس کے پاؤں سے پانی گرتا ہے یا پانی کا آخری قطرہ گرتا ہے تو اس کے وہ تمام گناہ جھڑ جاتے ہیں جو اس نے اپنے پاؤں سے کیے تھے، یہاں تک کہ وہ گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے۔

(صحیح مسلم، کتاب الطھارۃ، باب خروج الخطایا مع ماء الوضوء، 1: 215، رقم: 244)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

1 محرم الحرام 1444ھ/20 جولائی 2023ء

فقہی مسائل گروپ
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone NO:923471992267

جنابت کی حالت میں فاتحہ خوانی

سوال: کیا جنابت کی حالت میں فاتحہ خوانی کر سکتے ہیں؟

یوزر آئی ڈی: افضال

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

جنابت کی حالت میں قرآن پاک پڑھنا ناجائز و حرام ہے لہذا، اس حالت میں فاتحہ خوانی کرنا (یعنی سورۃ الفاتحہ پڑھ کر ایصال ثواب کرنا) جائز نہیں ۔ صدرالشریعہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: جس کو نہانے کی ضرورت ہو اس کو مسجد میں جانا، طواف کرنا، قرآن مجید چھونا اگرچہ اس کا سادہ حاشیہ یا جلد یا چولی چھوئے یا بے چھوئے دیکھ کر یا زبانی پڑھنا یا کسی آیت کا لکھنا یا آیت کا تعویذ لکھنا یا ایسا تعویذ چھونا یا ایسی انگوٹھی چھونا یا پہننا جیسے مُقطّعات کی انگوٹھی حرام ہے۔۔۔ قرآن کا ترجمہ فارسی یا اردو یا کسی اور زبان میں ہو اس کے بھی چھونے اور پڑھنے میں قرآنِ مجید ہی کا سا حکم ہے۔

(بہار شریعت، جلد 1، حصہ 2، صفحہ 330-329، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

30 ذوالحجۃ الحرام 1444ھ/19 جولائی 2023ء

814

فرض غسل میں ناک کی رینٹھ نہ چھڑائی تو

سوال: فرض غسل میں ناک میں پانی ڈلا پانی نرم ہڈی تک پہنچایا لیکن ناک میں جو رینٹھ جمی ہوئی تھی اسے نہ چھڑایا تو کیا غسل ہو جائے گا؟

یوزر آئی ڈی: رفیع الدین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

پوچھی گئی صورت میں غسل نہیں ہوگا کیونکہ ناک میں جمی رینٹھ کا چھڑانا فرض ہے اگر بغیر چھڑائے ہی ناک میں پانی ڈالا تو فرض ادا نہ ہوا۔ صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ غسل کے فرائض بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ناک میں پانی ڈالنا یعنی دونوں نتھنوں کا جہاں تک نَرْم جگہ ہے دھلنا کہ پانی کو سُونگھ کر اوپر چڑھائے، بال برابر جگہ بھی دھلنے سے رہ نہ جائے ورنہ غُسل نہ ہوگا۔ ناک کے اندر رِینٹھ سُوکھ گئی ہے تو اس کا چُھڑانا فرض ہے۔ نیز ناک کے بالوں کا دھونا بھی فرض ہے۔

(بہار شریعت، جلد 1، حصہ 2، صفحہ 319، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

6 محرم الحرام 1444ھ/25 جولائی 2023ء

قرآن و فقہ کی تعلیم کا مرکز

حائضہ و نفاس والی کا قرآن کی مخصوص سورتیں زبانی پڑھنا

سوال: عورت ناپاکی کی حالت میں قرآن کی جو سورتیں یاد ہیں پڑھ سکتی ہے یا نہیں؟

یوزر آئی ڈی: محمد برکت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

عورت کا ایام حیض و نفاس میں زبان سے قرآن پاک کی تلاوت کرنا، ناجائز و حرام اور گناہ ہے۔ البتہ وہ آیات، جو ذکر و ثناء، مناجات و دعا پر مشتمل ہوں، انہیں تلاوت کی نیت کئے بغیر ذکر و دعا کی نیت سے پڑھنا جائز ہے، لیکن ان میں بھی جن آیتوں یا سورتوں کے شروع میں لفظ "قل" ہے، ان میں لفظ "قل" چھوڑ کر باقی پڑھ سکتی ہے، لفظ قل کے ساتھ نہیں پڑھ سکتی۔ صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: حیض و نفاس والی عورت کو قرآنِ مجید پڑھنا دیکھ کر، یا زبانی اور اس کا چھونا اگرچہ اس کی جلد یا چولی یا حاشیہ کو ہاتھ یا انگلی کی نوک یا بدن کا کوئی حصہ لگے یہ سب حرام ہیں۔۔۔ معلمہ کو حیض یا نفاس ہوا تو ایک ایک کلمہ سانس توڑ توڑ کر پڑھائے اور ہجے کرانے میں کوئی حرج نہیں۔

(بہارِ شریعت، جلد اول، حصہ دوم، صفحہ 379، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

اگر قرآن کی آیت دُعا کی نیت سے یا تبرک کے لیے جیسے بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ یا ادائے شکر کو یا چھینک کے بعد اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ یا خبر پریشان پر اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ کہا یا بہ نیتِ ثنا پوری سورۂ فاتحہ یا آیۃ الکرسی یا سورۂ حشر کی پچھلی تین آیتیں ھُوَاللّٰہُ الَّذِیۡ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ سے آخر سورۃ تک پڑھیں اور ان سب صورتوں میں قرآن کی نیّت نہ ہو تو کچھ حرج نہیں۔ یوہیں تینوں قل بلا لفظ قل بہ نیتِ ثنا پڑھ سکتا ہے اور لفظِ قل کے ساتھ نہیں پڑھ سکتا اگرچہ بہ نیّت ثنا ہی ہو کہ اس صورت میں ان کا قرآن ہونا متعین ہے نیّت کو کچھ دخل نہیں۔ درود شریف اور دعاؤں کے پڑھنے میں انھیں حرج نہیں مگر بہتر یہ ہے کہ وُضو یا کلی کر کے پڑھیں۔

(بہارِ شریعت جلد اول حصہ دوم صفحہ 326، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

4 محرم الحرام 1444ھ/23 جولائی 2023ء

نماز کو سلام کے علاوہ کسی اور کام سے ختم کرنا

سوال: اگر نماز کو سلام کے بجائے کسی اور کام سے ختم کیا تو نماز کا کیا حکم ہے؟

یوزر آئی ڈی: آفتاب ملک

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

نماز کو لفظ سلام سے ختم کرنا واجب ہے اور اگر جان بوجھ کر کسی اور کام یا کلام سے نماز کو ختم کیا تو ترک واجب ہو گا نماز لوٹانا واجب ہے۔ صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ نماز کے واجبات میں لکھتے ہیں: (۲۶ و ۲۷) لفظ اَلسَّلَامُ دو بار (واجب ہے)

(بہارِ شریعت، جلد اول، حصہ دوم، صفحہ 517، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

دوسری جگہ لکھتے ہیں: قصداً واجب ترک کیا تو سجدۂ سہو سے وہ نقصان دفع نہ ہو گا بلکہ اعادہ واجب ہے۔ یونہی اگر سہوا واجب ترک ہوا اور سجدہ سہو نہ کیا جب بھی اعادہ واجب ہے۔

(بہار شریعت، جلد 1، حصہ 4، صفحہ 713، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

16 ذوالحجۃ الحرام 1444ھ/5 جولائی 2023ء

AL RAZA QURAN- -FIQH ACADEMY

قرآن و فقہ کی تعلیم کا مرکز

آن لائن

الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی

817

مقتدی کے ثناء پڑھتے ہوئے امام نے قراءت شروع کی تو

سوال: جماعت شروع ہوئی اور مقتدی نے آدھی ثناء پڑھی تو امام نے اونچی قراءت شروع کر دی اب مقتدی ثناء مکمل کرے یا خاموش ہو جائے؟

یوزر آئی ڈی: اختر نعیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

پوچھی گئی صورت میں امام نے جب اونچی قراءت شروع کر دی تو فوراً خاموش ہو جانا ضروری ہے مقتدی ثناء مکمل نہیں کرے گا۔ ردالمحتار میں ہے: وینبغی التفصیل، إن کان الإمام یجھر لا یثنی، وإن کان یسر یثنی. اھ. وھو مختار شیخ الإسلام خواھرزادہ، ترجمہ: یہاں پر تفصیل کرنا مناسب ہے وہ یہ ہے کہ اگر امام بلند آواز سے قراءت کر رہا ہے تو مسبوق ثناء نہیں پڑھے گا اور اگر آہستہ قراءت کر رہا ہے تو اب مسبوق ثناء پڑھے گا، شیخ الاسلام خواہر زادہ علیہ الرحمہ کا یہی مختار قول ہے۔

(ردالمحتار علی الدر المختار، جلد1، صفحہ 488، دار الفکر، بیروت)

صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: امام نے بالجہر قراءت شروع کر دی تو مقتدی ثنا نہ پڑھے اگرچہ بوجہ دُور ہونے یا بہرے ہونے کے امام کی آواز نہ سنتا ہو جیسے جمعہ و عیدین میں پچھلی صف کے مقتدی کہ بوجہ دُور ہونے کے قراءت نہیں سنتے، امام آہستہ پڑھتا ہو تو پڑھ لے۔ ملتقطا

(بہار شریعت، جلد1، ص523، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

16 ذوالحجۃ الحرام 1444ھ/5 جولائی 2023ء

818

مسافر نے جمعہ پڑھا تو جمعہ ادا ہوگا یا ظہر پڑھنا ہوگی؟

سوال: شرعی مسافر پر جمعہ فرض نہیں ہے لیکن اگر وہ جمعہ پڑھ لے تو کیا اس کا جمعہ ہو جائے گا یا ظہر پڑھنا لازمی ہوگی؟

یوزر آئی ڈی: فرحان عباس عطاری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

شرعی مسافر پر اگرچہ جمعہ فرض نہیں لیکن اگر پڑھ لے تو اس کا جمعہ اور فرض ادا ہو جائے گا ظہر نہیں پڑھے گا کیونکہ مسافر پر اس کی آسانی کے لیے تخفیفا جمعہ فرض نہیں اگر ادا کرتا ہے تو درست ہے۔ **مجمع الانہر** میں ہے: وَمَنْ لَا جُمُعَةَ عَلَيْهِ إنْ أَدَّاهَا أَجْزَأَتْهُ عَنْ فَرْضِ الْوَقْتِ لِأَنَّ السُّقُوطَ لِلتَّخْفِيفِ فَصَارَ كَالْمُسَافِرِ إذَا صَامَ ترجمہ: اور جس پر جمعہ فرض نہ ہوا گر وہ جمعہ ادا کر لے تو یہ اسے کفایت کر جائے گا وقتی فرض سے اس لیے کہ (جمعے کی فرضیت کا) ساقط ہونا تخفیف کے لیے ہے تو وہ مسافر کی طرح ہو گیا جب وہ روزہ رکھے۔

(مجمع الأنھر في شرح ملتقی الأبحر، جلد1، صفحہ 170، بیروت)

ردالمحتار میں ہے: أن المسافر لما التزم الجمعة صارت واجبة عليه؛ ولذا صحت إمامته فيها وأيضا المسافر إذا صلى الظهر قبلها ثم سعى إليها بطل ظهره وإن لم يدركها ترجمہ: جب مسافر نے اپنے اوپر جمعہ خود لازم کر لیا تو یہ اس پر واجب ہو گیا، اسی لیے مسافر کا جمعے کی نماز میں امامت کرنا درست ہوتا ہے، یونہی اگر مسافر جمعہ پڑھنے سے پہلے ظہر پڑھ لے پھر جمعے کی طرف سعی کرے تو اس کی ظہر باطل ہو جاتی ہے اگر جمعہ نہ پائے۔

(الدر المختار و حاشیۃ ابن عابدین، ج3، ص37 تا 38، دار المعرفہ بیروت)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

16 ذوالحجۃ الحرام 1444ھ/5 جولائی 2023ء

819

آخری رکعت میں شامل ہوتے ہی امام نے سلام پھیرا تو

سوال: مسبوق جماعت میں شامل ہوا اور بیٹھتے ہی امام نے سلام پھیر دیا تو کیا حکم ہے؟ تشہد پڑھے یا کھڑا ہو جائے؟

یوزر آئی ڈی: میر حضر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

اس کی دو صورتیں ہیں اگر سیدھا بیٹھنے سے پہلے امام نے سلام پھیر دیا تو آنے والا جماعت میں شامل ہی نہ ہوا اب نئی تکبیر کہہ کر دوبارہ سے اکیلے نماز پڑھے اور اگر سیدھا بیٹھ چکا تھا اور امام نے سلام پھیر دیا تو جماعت مل گئی اب اس پر تشہد پڑھنا واجب ہے تشہد پڑھ کر پھر اگلی رکعت کے لیے کھڑا ہو۔ صدر الشریعہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ سے سوال ہوا: "مقتدی امام کے پیچھے نیت کر کے کھڑا ہوا، جب مقتدی بیٹھنے لگا، امام نے سلام پھیر دیا، مقتدی شاملِ جماعت ہوا یا نہیں؟" تو جواباً فرمایا: "بیٹھنے سے قبل سلام پھیر دیا، تو شاملِ جماعت نہ ہوا۔"

(فتاوی امجدیہ، حصہ 1، صفحہ 175، مکتبہ رضویہ، آرام باغ، کراچی)

صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ در مختار کے حوالے سے لکھتے ہیں: امام نے جب سلام پھیرا تو وہ مقتدی بھی سلام پھیر دے جس کی کوئی رکعت نہ گئی ہو، البتہ اگر اس نے تشہد پورا نہ کیا تھا کہ امام نے سلام پھیر دیا تو امام کا ساتھ نہ دے، بلکہ واجب ہے کہ تشہد پورا کر کے سلام پھیرے۔

(بہار شریعت، جلد 1، حصہ 3، صفحہ 540، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

17 ذو الحجۃ الحرام 1444ھ/6 جولائی 2023ء

قرآن و فقہ کی تعلیم کا مرکز

آن لائن

الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی

نماز میں الٹا قرآن پاک پڑھا تو نماز کا حکم

سوال: نماز میں الٹا قرآن پاک پڑھا تو کیا سجدہ سہو لازم ہو گا؟

یوزر آئی ڈی: عبدالباسط

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوہاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

جان بوجھ کر قرآن پاک کو الٹا پڑھنا مکروہ تحریمی و گناہ ہے اور اگر بھولے سے ہو تو حرج نہیں البتہ بہر صورت سجدہ سہو لازم نہیں ہو گا نماز ہو جائے گی کیونکہ قرآن کو ترتیب سے پڑھنا واجبات تلاوت سے ہے نہ کہ واجبات نماز سے اور سجدہ سہو کا تعلق واجبات نماز میں سے کوئی واجب چھوڑنے سے ہے۔ امام اہلسنت امام احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: لام نے سورتیں بے ترتیبی سے سہوا (بھول کر) پڑھیں تو کچھ حرج نہیں قصداً (جان بوجھ کر) پڑھیں تو گنہ گار ہوا نماز میں کچھ خلل نہیں۔

(فتاویٰ رضویہ جلد 6، صفحہ 237، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں، قرآن مجید اُلٹا پڑھنا کہ دوسری رکعت میں پہلی والی سے اوپر کی سورت پڑھے، یہ مکروہ تحریمی ہے، مثلاً پہلی میں قل یاایھا الکفرون پڑھی اور دوسری میں الم ترکیف، اس کے لیے سخت وعید آئی ہے عبد للہ بن مسعود رضی للہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: "جو قرآن اُلٹ کر پڑھتا ہے، کیا خوف نہیں کرتا کہ للہ اس کا دل اُلٹ دے۔ اور بھول کر ہو تو نہ گناہ نہ سجدۂ سہو۔

(بہار شریعت، جلد 1، حصہ 3، صفحہ 549، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

17 ذوالحجۃ الحرام 1444ھ/6 جولائی 2023ء

Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone NO:923471992267

821

پہلی رکعت کے بعد بھول کر بیٹھ گئے تو نماز کا حکم

سوال: اگر نماز پڑھتے ہوئے پہلی رکعت پڑھ کر بیٹھ جائیں بھول کر حتی کہ مکمل تشہد پڑھ لی تو کیا حکم ہے؟ کیا دوسری کے بعد بھی قعدہ کرنا ہوگا؟

یوزر آئی ڈی: ہمایوں صدیقی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

پوچھی گئی صورت میں دوسری رکعت کے بعد قعدہ کرنا ہوگا کہ قعدہ اولی واجب ہے اور پہلی رکعت میں بھول کر تین بار سبحان اللہ کہنے کی مقدار بیٹھنے کے سبب سجدہ سہو لازم ہے کیونکہ پہلی اور تیسری رکعت کے بعد نہ بیٹھنا واجب ہے اور تین بار سبحان اللہ کہنے کی مقدار بیٹھنے سے فرض قیام میں تاخیر ہوئی اور یہ ترک واجب ہے اور بھول کر کوئی واجب ترک ہو تو سجدہ سہو لازم ہوتا ہے لہذا آخر میں سجدہ سہو کر کے نماز مکمل کر سکتے ہیں نماز ہو جائے گی۔ علامہ علاؤالدین حصکفی رَحْمَةُ اللّٰه تَعَالٰی عَلَیْہِ واجباتِ نماز بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ”ترک قعود قبل ثانیۃ او رابعۃ“ ترجمہ: دوسری یا چوتھی رکعت سے پہلے قعدہ نہ کرنا (واجب ہے۔)

(در مختار مع رد المحتار، جلد 2، صفحہ 201، مطبوعہ کوئٹہ)

تنویر الضحو لسجدۃ السھو میں ہے: کوئی شخص پہلی یا تیسری رکعت میں بھول کر بیٹھ گیا اور تین بار ”سبحان اللہ“ کہنے کی مقدار سے کم بیٹھ کر اٹھا، تو سجدہ سہو واجب نہیں ہے اور اگر تین بار کہنے کی مقدار تاخیر کر کے اٹھا، تو سجدہ سہو واجب ہے۔“

(تنویر الضحو لسجدۃ السھو، صفحہ 86، ناشر نوری میڈیکل، ناگپور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

22 ذوالحجۃ الحرام 1444ھ/ 11 جولائی 2023ء

822

امام نے دوران نماز وضو ٹوٹنے پر نماز مکمل کر لی تو

سوال: امام صاحب کا نماز کے دوران وضو ٹوٹ گیا لیکن انہوں نے نماز مکمل کی اور کسی کو نہیں بتایا اس کا کیا کفارہ ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یوزر آئی ڈی: پارٹی چینٹ

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

پوچھی گئی صورت میں کسی کی بھی نماز نہ ہوئی اور امام بغیر طہارت نماز مکمل کرنے کے سبب سخت گنہگار ہوا کیونکہ جان بوجھ کر بغیر طہارت نماز پڑھنا یا پڑھانا ناجائز و حرام ہے بلکہ بعض صورتوں میں کفر ہے جیسے اس حالت میں نماز پڑھنے کو حلال سمجھے یا نماز کو ہلکا جان کر ناپاکی کی حالت میں نماز پڑھے تو کفر ہے لہذا امام پر لازم ہے کہ توبہ و استغفار کرے اور نماز دوبارہ ادا کرے اور جن لوگوں نے اس کے پیچھے نماز پڑھی انہیں خبردار کرے تاکہ وہ نماز کی قضا پڑھ لیں۔ صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: نماز کے لیے طہارت ایسی ضروری چیز ہے کہ بے اس کے نماز ہوتی ہی نہیں بلکہ جان بوجھ کر بے طہارت نماز ادا کرنے کو علما کفر لکھتے ہیں اور کیوں نہ ہو کہ اس بے وُضو یا بے غسل نماز پڑھنے والے نے عبادت کی بے ادبی اور توہین کی۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جنت کی کنجی نماز ہے اور نماز کی کنجی طہارت۔

(بہار شریعت، جلد1، حصہ2، صفحہ282، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

1 محرم الحرام 1444ھ/20 جولائی 2023ء

نماز میں تسبیحات اونچی آواز سے پڑھنا کیسا؟

سوال: کچھ نمازی حضرات نماز پڑھتے ہوئے اس قدر اونچا پڑھتے ہیں کہ دوسروں کی نماز میں خلل واقع ہوتا ہے اس کا کیا حکم ہے؟

یوزر آئی ڈی: عدنان مغل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس قدر تسبیحات اونچی پڑھنا جس سے دیگر نمازیوں کی نماز میں خلل آئے مکروہ ہے کیونکہ تسبیحات میں سنت یہ ہے کہ انہیں آہستہ آواز میں پڑھا جائے۔ صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: ثنا ودعا وتشہد بلند آواز سے پڑھا تو خلاف سنت ہوا مگر سجدہ سہو واجب نہیں۔

(بہار شریعت، جلد 1، حصہ 4، صفحہ 720، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

ایک اور جگہ لکھتے ہیں: حاجت سے زیادہ اس قدر بلند آواز سے پڑھنا کہ اپنے یا دوسرے کے لیے باعثِ تکلیف ہو، مکروہ ہے۔

(بہار شریعت، جلد 1، حصہ 3، صفحہ 548، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

27 ذوالحجۃ الحرام 1444ھ/16 جولائی 2023ء

قرآن وفقہ کی تعلیم کا مرکز

824

الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی آن لائن

وضو کے بعد دو رکعت نفل پڑھنے کی فضیلت

سوال: وضو کے بعد دو رکعت نفل ادا کرنے کی کوئی فضیلت حدیث کی روشنی میں بیان کر دیں؟

یوزر آئی ڈی: وقار احمد عاجز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

وضو کے بعد مکروہ وقت نہ ہو تو دو رکعت نفل ادا کرنے کو تحیۃ الوضو کہتے ہیں اور یہ نوافل وضو کے مستحبات میں سے ہیں اور احادیث میں اس کے فضائل بھی آئے ہیں۔ صحیح مسلم میں ہے کہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ وضو فرمایا پھر وضو کے بعد ارشاد فرمایا: «رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوئِي هَذَا» ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مَنْ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوئِي هَذَا ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ فِيهِمَا نَفْسَهُ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ» ترجمہ: جس طرح میں نے وضو کیا ہے اس طرح میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ وضو کرنے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص میرے اس طریقہ کے مطابق وضو کرے پھر دو رکعت نماز پڑھے اور دورانِ نماز سوچ بچار نہ کرے تو اس کے تمام پچھلے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

(صحیح مسلم، الصحیح، کتاب الطھارۃ، باب صفۃ الوضوء وکمالہ، 1 : 204. 205، رقم: 226)

صحیح مسلم میں ہے، نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جو شخص وضو کرے اور اچھا وضو کرے اور ظاہر و باطن کے ساتھ متوجہ ہو کر دو رکعت پڑھے، اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے۔

(” صحیح مسلم “، کتاب الطھارۃ، باب الذکر المستحب عقب الوضوء، الحدیث: ۲۳۴، ص ۱۴۴۔)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

28 ذوالحجۃ الحرام 1444ھ/17 جولائی 2023ء

Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone NO:923471992267

سمع اللہ لمن حمدہ کی جگہ اللہ اکبر کہنا

سوال: امام نے سمع اللہ لمن حمدہ کی جگہ بھول کر اللہ اکبر کہہ دیا تو نماز کا کیا حکم ہے؟

یوزر آئی ڈی: حافظ شاہد علی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

پوچھی گئی صورت میں نماز ہو جائے گی البتہ سنت ترک ہونے کی وجہ سے نماز دوبارہ پڑھ لینا مستحب ہے کیونکہ امام کے لیے سمع اللہ لمن حمدہ کہنا سنت ہے اور دوران نماز سنت چاہے جان بوجھ کر ترک کی ہو یا بھول کر بہر صورت نماز کا اعادہ کر لینا مستحب ہے۔ صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ ارشاد فرماتے ہیں: "رکوع سے اٹھنے میں امام کے لیے سمع اللہ لمن حمدہ کہنا اور مقتدی کے لیے اللھمّ ربّناو لک الحمد کہنا اور منفرد کو دونوں کہنا سنت ہے۔" (بہار شریعت، جلد1، حصہ3، صفحہ527، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

مزید ایک جگہ فرماتے ہیں: فرض ترک ہو جانے سے نماز جاتی رہتی ہے سجدۂ سہو سے اس کی تلافی نہیں ہو سکتی لہٰذا پھر پڑھے اور سنن و مستحبات مثلاً تعوذ، تسمیہ، ثنا، آمین، تکبیراتِ انتقالات، تسبیحات کے ترک سے بھی سجدۂ سہو نہیں بلکہ نماز ہو گئی۔ (ردالمحتار، غنیہ) مگر اعادہ مستحب ہے سہواً ترک کیا ہو یا قصداً۔

(بہار شریعت، جلد1، حصہ4، صفحہ710، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

1 محرم الحرام 1444ھ/20 جولائی 2023ء

الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی آن لائن

826

اقامت کھڑے ہو کر سننے کا حکم

سوال: اقامت کھڑے ہو کر سننے کا کیا حکم ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یوزر آئی ڈی: سعید رضا اشرفی

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اقامت بیٹھ کر سننا سنت ہے اور کھڑے کھڑے اقامت سننا مکروہ ہے۔ رد المحتار میں ہے: "یکرہ لہ الانتظار قائماً ولکن یقعد ثم یقوم اذا بلغ المؤذن حی علی الفلاح" یعنی کھڑے ہو کر انتظارِ نماز نہ کرے کہ مکروہ ہے، بلکہ بیٹھ جائے پھر جب مؤذن "حَیَّ عَلَی الْفَلَاح" کہے تو کھڑا ہو۔

(ردالمحتار، جلد2، صفحہ88، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: "اقامت کے وقت کوئی شخص آیا تو اسے کھڑے ہو کر انتظار کرنا مکروہ ہے، بلکہ بیٹھ جائے جب حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ پر پہنچے اس وقت کھڑا ہو۔ یوہیں جو لوگ مسجد میں موجود ہیں، وہ بیٹھے رہیں، اس وقت اٹھیں، جب مُکَبِّر حَیَّ عَلَی الْفَلَاح پر پہنچے، یہی حکم امام کیلئے ہے۔ آج کل اکثر جگہ رواج پڑ گیا ہے کہ وقت اقامت سب لوگ کھڑے رہتے ہیں بلکہ اکثر جگہ تو یہاں تک ہے کہ جب تک امام مصلے پر کھڑا نہ ہو، اس وقت تک تکبیر نہیں کہی جاتی، یہ خلافِ سنّت ہے۔"

(بہار شریعت، حصہ3، جلد1، صفحہ471، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

1 محرم الحرام 1444ھ/20 جولائی 2023ء

قرآن و فقہ کی تعلیم کا مرکز

827

الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی آن لائن

امام مقتدیوں کی نیت کرے گا یا نہیں؟

سوال: امام مسجد جماعت کے لیے نیت کیسے کرے گا؟ کیا مقتدیوں کی نیت امام کے لیے لازم ہے؟

یوزر آئی ڈی: ابوالحامد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

امام کے لیے کوئی الگ نیت کرنا، یا اپنے مقتدیوں کی نیت کرنا لازم نہیں ہے البتہ امام کے لیے مقتدیوں کی امامت کی نیت کر لینا بہتر ہے کہ امامت کی نیت کیے بغیر امامت کروائی تو امام کو جماعت کا ثواب نہیں ملے گا اگرچہ نماز ہو جائے گی۔ درمختار میں ہے: والإمام ينوي صلاته فقط ولا يشترط لصحة الاقتداء نية إمامة المقتدي بل لنيل الثواب عند اقتداء أحد به یعنی: اور امام صرف اپنی نماز کی نیت کرے گا اور اقتداء کے صحیح ہونے کے لئے مقتدی کی امامت کی نیت شرط نہیں بلکہ ثواب حاصل کرنے کے لئے (مقتدی کی امامت کی نیت کرنا شرط ہے) اس وقت جب کوئی اس امام کی اقتداء کرنا چاہو۔

(ردالمحتار علی درالمختار، کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، جلد2، صفحہ 121 دار الکتب العلمیہ بیروت)

صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ درمختار کے حوالے سے تحریر فرماتے ہیں: مقتدی کو اقتدا کی نیت بھی ضروری ہے اور امام کو نیت اِمامت مقتدی کی نماز صحیح ہونے کے لیے ضروری نہیں، یہاں تک کہ اگر امام نے یہ قصد کر لیا کہ میں فلاں کا امام نہیں ہوں اور اس نے اس کی اقتدا کی نماز ہو گئی، مگر امام نے اِمامت کی نیت نہ کی تو ثوابِ جماعت نہ پائے گا اور ثوابِ جماعت حاصل ہونے کے لیے مقتدی کی شرکت سے پیشتر نیت کر لینا ضروری نہیں، بلکہ وقت شرکت بھی نیت کر سکتا ہے۔

(بہار شریعت جلد اول حصہ سوم صفحہ 497 مکتبۃ المدینہ کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

30 ذوالحجۃ الحرام 1444ھ/19 جولائی 2023ء

سجدہ سہو واجب نہ ہو تو سجدہ سہو کرنے کا حکم

سوال: سجدہ سہو واجب نہیں تھا لیکن بھول کر سجدہ سہو کر لیا تو نماز کا کیا حکم ہے؟

یوزر آئی ڈی: حسنین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

سجدہ سہو واجب نہ ہو تو سجدہ سہو کرنا منع ہے البتہ سجدہ سہو کر لیا تو نماز ہو جائے گی نماز لوٹانے کی حاجت نہیں البتہ امام اگر سجدہ سہو واجب نہ ہونے پر بھی سجدہ سہو کرے اور مسبوق (جس کی کوئی رکعت رہ گئی ہو) اگر اس سجدے میں شریک ہوا تو اس کی نماز ٹوٹ جائے گی۔ اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن سے سوال ہوا کہ: جس نماز میں سہو نہ ہوا اور سجدہ سہو کیا تو نماز جائز ہے یا نہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا: "بے حاجت سجدہ سہو نماز میں زیادت اور ممنوع ہے مگر نماز ہو جائے گی۔ ہاں اگر یہ امام ہے تو جو مقتدی مسبوق تھا یعنی بعض رکعات اس نے نہیں پائی تھیں وہ اگر اس سجدہ بے حاجت میں اس کا شریک ہوا تو اس کی نماز جاتی رہے گی لانہ اقتدی فی محل الانفراد (کیونکہ اس نے محلِ انفراد میں اس کی اقتدا کی۔ت)"

(فتاوی رضویہ، جلد 6، صفحہ 328، رضا فاؤنڈیشن لاہور)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

27 ذوالحجۃ الحرام 1444ھ/16 جولائی 2023ء

قرآن وفقہ کی تعلیم کا مرکز

829

دو خطبوں کے درمیان امام کیا پڑھے؟

سوال: خطبے کے دوران جو وقفہ ہوتا ہے اس میں امام کیا پڑھے؟

یوزر آئی ڈی: سراج احمد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

ذکر، درود، دعا جو چاہے پڑھ سکتا ہے اگر کچھ بھی نہ پڑے بس خاموش ہی رہے تو بھی حرج نہیں البتہ امام کا دعا مانگنا جائز ہے اور مقتدی دونوں خطبوں کے درمیان دل میں دعا مانگیں۔

سیدی امام اہلسنت امام احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: دونوں خطبوں کے بیچ میں امام کو دعا مانگنا تو بلا اتفاق جائز ہے بلکہ خود عین خطبہ میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مینہ کے لئے دونوں دست انور بلند فرما کر دعا مانگنا کتب صحاح میں موجود ہے۔

(فتاوی رضویہ، جلد 8، صفحہ 396، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

4 محرم الحرام 1444ھ/23 جولائی 2023ء

قرآن و فقہ کی تعلیم کا مرکز

آن لائن

الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی

830

ظہر و عصر میں آہستہ قراءت ہونے کی وجہ

سوال: ظہر و عصر میں بلند قراءت نہ ہونے کی وجہ کیا ہے؟

یوزر آئی ڈی: پارٹی پینٹ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

شروع اسلام میں جب مسلمان کم تھے حضور ﷺ نماز میں بلند آواز سے قراءت کرتے تو غیر مسلم تلاوت کی آواز سن کر آجاتے اور شور وغل کرتے، تالیاں بجاتے مسلمانوں کو تکلیف پہنچاتے اور ان کو نماز نہیں پڑھنے دیتے تھے چوں کہ ظہر اور عصر میں کفّار و مشرکین آوارہ گھومتے تھے، قرآن سن کر مسلمانوں کو تکلیف دیتے تھے، اس لیے ان دونوں نمازوں میں آہستہ قرآن پڑھنے کا حکم ہوا، اس کے بر خلاف مغرب کے وقت کھانے پینے میں مشغول رہتے، عشا میں سو جاتے اور فجر کے وقت جاگتے نہ تھے سوئے رہتے، اس لیے ان تینوں وقتوں میں بلند آواز سے قرآن پڑھنے کا حکم ہوا اور پھر یہی حکم قیامت تک باقی رہا۔ فرمان باری تعالی ہے: وَلَا تَجۡهَرۡ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتۡ بِهَا وَابۡتَغِ بَيۡنَ ذٰلِكَ سَبِيۡلًا ترجمہ: اور اپنی نماز نہ بہت آواز سے پڑھو اور نہ بالکل آہستہ، اور ان دونوں کے درمیان راستہ چاہو۔

(اسراء/بنی اسرائیل: 17، آیت: 110)

حضرت عبد اللہ ابن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُمَا سے روایت ہے کہ یہ آیت اس وقت نازل ہوئی جب رسول اللہ ﷺ مکۂ مکرمہ میں جلوہ فرما تھے۔ آپ جس وقت اپنے صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُمۡ کو نماز پڑھایا کرتے تو اپنی آواز مبارک قرآن کریم پڑھنے میں بلند فرمایا کرتے تھے، جب کافر سن لیتے تو قرآن کریم اور اس کے اتارنے والے اور لانے والے کی شان میں گستاخانہ کلمات بکتے تو اللہ تعالی نے اپنے حبیب ﷺ سے فرمایا ''وَلَا تَجۡهَرۡ بِصَلَاتِكَ'' یعنی نماز کی قراءت کو اونچا نہ کرو کہ کافر سن لیں گے تو بیہودہ کلمات بکیں گے۔ ''وَلَا تُخَافِتۡ بِهَا'' یعنی اصحاب سے یوں آہستہ نہ پڑھو کہ وہ سن نہ سکیں ''وَابۡتَغِ بَيۡنَ ذٰلِكَ سَبِيۡلًا'' اور ان دونوں کے بیچ میں راستہ چاہو۔

(بخاری، کتاب التفسیر، سورۃ بنی اسرائیل، باب ولا تجہر بصلاتک ولا تخافت بہا، ۳ / ۲۶۳، الحدیث: ۴۷۲۲)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

6 محرم الحرام 1444ھ/25 جولائی 2023ء

شلوار کے ساتھ بنیان پہن کر نماز پڑھنا

سوال: بغیر کسی شرعی عذر کے شلوار کے ساتھ صرف بنیان پہن کر نماز پڑھنا کیسا؟

یوزر آئی ڈی: تنویر حسین انجم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

کپڑے موجود ہوتے ہوئے صرف بنیان میں نماز پڑھنا مکروہ تنزیہی یعنی ناپسندیہ عمل ہے کیونکہ ہر ایسے لباس میں نماز پڑھنا جسے پہن کر بندہ معزز لوگوں کی دعوت میں نہ جاسکے مکروہ تنزیہی ہے لہذا مکمل صاف ستھرے کپڑے پہن کر نماز پڑھی جائے۔

در مختار میں ہے: (وصلاتہ فی ثیاب بذلۃ) یلبسھا فی بیتہ (ومھنۃ) أی خدمۃ یعنی مکروہ ہے اسکی نماز ایسے کپڑوں میں جن کو گھر میں اور کام کاج کیلئے پہنتا ہے۔ اسکے تحت شامی میں ہے: قال فی البحر وفسرھا فی شرح الوقایۃ بما یلبسہ فی بیتہ ولا یذھب بہ إلی الأکابر، والظاھر أن الکراھۃ تنزیھیۃ۔ یعنی بحر میں ہے اور اسکی وضاحت شرح وقایہ میں ہے یعنی جو لباس گھر میں پہنتا ہے اور ایسا لباس پہن کر معززین کے پاس نہیں جاتا اور ظاہر ہے کہ کراہت تنزیہی ہے۔

(رد المحتار علی الدر المختار، کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیھا، فروع، جلد 1، صفحہ 641، دار الفکر، بیروت)

صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: جس کے پاس کپڑے موجود ہوں اور صرف نیم آستین یعنی آدھی آستین یا بنیان پہن کر نماز پڑھتا ہے تو کراہت تنزیہی ہے اور کپڑے موجود نہیں تو کراہت بھی نہیں۔

(فتاویٰ امجدیہ حصہ 1 صفحہ 193)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

6 محرم الحرام 1444ھ/25 جولائی 2023ء

قرآن وفقہ کی تعلیم کا مرکز

832

الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی آن لائن

نماز میں سورت فاتحہ کے بعد سورت ملانے کا حکم

سوال: نماز میں سورت فاتحہ کے بعد سورت ملانا فرض ہے یا واجب ہے؟

یوزر آئی ڈی: نور احمد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

فرضوں کی پہلی دو رکعتوں میں اور سنن ونوافل ووتروں کی ہر رکعت میں سورت فاتحہ کے بعد ایک چھوٹی سورت یا تین چھوٹی آیات یا ایک، دو آیات جو چھوٹی سورت کے برابر ہوں ملانا واجب ہے۔ صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ واجبات نماز کے بیان میں لکھتے ہیں: سورت ملانا یعنی ایک چھوٹی سورت جیسے اِنَّآ اَعۡطَیۡنٰکَ الۡکَوۡثَرَ(۱) یا تین چھوٹی آیتیں جیسے ثُمَّ نَظَرَ﴿۲۱﴾ ثُمَّ عَبَسَ وَ بَسَرَ﴿۲۲﴾ ثُمَّ اَدۡبَرَ وَ اسۡتَکۡبَرَ(۲۳) یا ایک یا دو آیتیں تین چھوٹی کے برابر پڑھنا۔۔ الحمد اور اس کے ساتھ سورت ملانا فرض کی دو پہلی رکعتوں میں اور نفل و وتر کی ہر رکعت میں واجب ہے۔

(بہارِ شریعت، جلد اول، حصہ دوم، صفحہ 517، مکتبۃ المدینہ کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

4 محرم الحرام 1444ھ/23 جولائی 2023ء

قرآن وفقہ کی تعلیم کا مرکز

الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی آن لائن

833

بھول کر جنابت کی حالت میں نماز پڑھا دی تو

سوال: رات کو احتلام ہوا لیکن احتلام یاد نہ رہا اور صبح کی نماز بھی پڑھا لی نماز کا وقت گزرنے کے بعد یاد آیا تو کیا حکم ہے؟

یوزر آئی ڈی: نور احمد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

پوچھی گئی صورت میں کسی کی بھی نماز نہ ہوئی لہذا اس نماز کی قضا لازم ہے اور جن لوگوں نے پیچھے نماز پڑھی انہیں خبر دار کرنا ہو گا تاکہ وہ نماز کی قضا پڑھ لیں۔ البتہ بھول کر ایسا ہونے کے سبب گنہگار نہیں ہوں گے کیونکہ بھولنے والے پر گناہ نہیں۔ صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: نماز کے لیے طہارت ایسی ضروری چیز ہے کہ بے اس کے نماز ہوتی ہی نہیں۔

(بہارِ شریعت، جلد1، حصہ2، صفحہ282، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

فتاوی ہندیہ میں: ولو صلی الظھر علی ظن انہ متوضئ ثم توضا و صلی العصر ثم تبین انہ صلی الظھر من غیر وضوء یعید الظھر خاصۃ ترجمہ: خود کو باوضو گمان کرکے ظہر کی نماز پڑھی پھر وضو کرکے عصر پڑھی پھر اسے پتہ چلا کہ اس نے ظہر کی نماز بغیر وضو کے پڑھی ہے تو وہ صرف ظہر کی نماز دوبارہ پڑھے گا۔

(الفتاوی الھندیۃ، کتاب الصلاۃ، الباب الحادی عشر فی قضاء الفوائت، جلد1، صفحہ122، دار الفکر، بیروت)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

4 محرم الحرام 1444ھ/23 جولائی 2023ء

فقہی مسائل گروپ

Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone No:923471992267

قرآن وفقہ کی تعلیم کا مرکز

آن لائن

الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی

834

فنائے مسجد میں دوکانیں بناکر کرائے پر دینا

سوال: کیا فنائے مسجد میں دوکانیں بناکر کرائے پر دے سکتے ہیں؟

یوزر آئی ڈی: محمد ریحان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

مسجد یا فنائے مسجد میں دوکانیں بنا کر کرائے پر دینا ناجائز وحرام ہے۔ محیط برہانی میں ہے: ''قیم المسجد إذا أراد أن یبنی حوانیت فی المسجد وفی فنائه لا یجوز، أما المسجد: فلأنه إذا جعل مسکناً یسقط حرمة المسجد، أما الفناء: فلأنه یتبع المسجد.''یعنی مسجد کا نظام سنبھالنے والا جب ارادہ کرے کہ مسجد یا فنائے مسجد میں دکانیں تعمیر کرے تو یہ جائز نہیں، مسجد میں اس لیے نہیں کہ جب وہ اسے مسکن بنا دے گا تو مسجد کی حرمت پامال ہوگی اور فنائے مسجد میں اس لیے نہیں کہ یہ بھی مسجد کے تابع ہے۔

(المحیط البرھاني في الفقه النعماني، جلد6، صفحہ 215)

بحرالرائق میں ہے: ''وفی المجتبی لا یجوز لقیم المسجد أن یبنی حوانیت فی حد المسجد أو فنائه'' یعنی مجتبی میں ہے کہ مسجد کے منتظم کے لیے جائز نہیں کہ مسجد کی حد یا فنائے مسجد میں دکانیں بنائے۔

(البحر الرائق شرح کنز الدقائق، جلد5، صفحہ 269)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

17 ذوالحجۃ الحرام 1444ھ/6 جولائی 2023ء

مسجد کی کمیٹی کا مسجد میں مشورہ کرنا

سوال: مسجد کی کمیٹی کا مسجد میں بیٹھ کر مشورہ کرنا کیسا؟

یوزر آئی ڈی: احتشام ملک

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

مسجد میں مسجد ہی کے متعلق کمیٹی کا مشورہ کرنا جائز ہے جبکہ مسجد کے آداب و تقدس کا خیال رکھا جائے۔ شور و غل نہ ہو، لڑائی جھگڑا نہ ہو، جھوٹ، غیبت اور بہتان جیسے گناہوں کا ارتکاب نہ ہو، مشاورت میں مقصد مسجد کی آبادکاری ہو۔ ان شرائط پر اگر پورا نہ اترا جائے تو مشورہ رکھنا جائز نہیں۔ سیدی امام اہلسنت، امام احمد رضا خان بریلوی، علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: دنیا کی باتوں کے لئے مسجد میں جاکر بیٹھنا حرام ہے۔ مسجد میں دنیا کا کلام نیکیوں کو ایسے کھاتا ہے جیسے آگ لکڑی کو۔ یہ مُباح (یعنی جائز) باتوں کا حکم ہے، پھر اگر باتیں خود بُری ہوئیں تو اِس کا کیا ذِکر ہے، دونوں سَخت حرام دَر حرام، موجِبِ عذابِ شدید (سخت عذاب کا سبب) ہے۔۔۔ مسجد میں شور وشَر کرنا (فتنہ پھیلانا) حرام ہے اور دُنیوی بات کے لئے مسجد میں بیٹھنا حرام، اور نماز کے لئے جاکر دُنیوی تذکِرہ مسجد میں مکرُوہ اور وُضو میں بے ضرورت دُنیوی کلام نہ چاہئے، اور غِیبت کرنے والوں اور تُہمت اُٹھانے والوں، مُنافِقوں، مُفسِدوں (خرابی پیدا کرنے والوں) کو نکلوادینے پر قادِر (قدرت رکھتا) ہو تو نکلوادے جبکہ فِتنہ نہ اُٹھے ورنہ خود اُن کے پاس سے اُٹھ جائے۔

(فتاویٰ رضویہ، جلد 8، صفحہ 112، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

22 ذوالحجۃ الحرام 1444ھ / 11 جولائی 2023ء

مسجد میں گمشدہ چیز کا اعلان

سوال: مسجد میں گمشدہ چیز (گھڑی، چشمہ وغیرہ ملے) تو مسجد کے محراب یا وضو خانے میں کھڑے ہو کر اعلان کر سکتے ہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یوزر آئی ڈی: محمد شاہد

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

عین مسجد یا فنائے مسجد میں گمشدہ چیز کا اعلان کرنا جائز نہیں اور عموماً محراب عین مسجد میں ہی ہوتے ہیں اور وضو خانہ فنائے مسجد میں ہوتا ہے لہذا محراب اور وضو خانے میں کھڑے ہو کر اعلان نہیں کر سکتے ہاں خارج مسجد میں اعلان کرنے میں حرج نہیں جبکہ مسجد کے مائیک سے اعلان نہ کیا جائے۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مَنْ سَمِعَ رَجُلًا يَنْشُدُ ضَالَّةً فِي الْمَسْجِدِ فَلْيَقُلْ لَا رَدَّهَا اللهُ عَلَيْكَ فَإِنَّ الْمَسَاجِدَ لَمْ تُبْنَ لِهَذَا ترجمہ: جو شخص کسی آدمی کو مسجد میں کسی گم شدہ چیز کے بارے میں اعلان کرتے ہوئے سنے تو وہ کہے: اللہ تمھیں وہ چیز واپس نہ لوٹائے کیونکہ مسجدیں اس کام کے لیے نہیں بنائی گئیں۔

(صحیح مسلم، کتاب المساجد و موضع الصلاۃ، باب النہی عن نشد الضالۃ فی المسجد، جلد، صفحہ 397، حدیث 568، بیروت)

وقار الفتاوی میں ہے: ''مسجد میں بھیک مانگنا جائز نہیں ہے، کیونکہ مسجدیں اس لئے نہیں بنائی گئیں کہ ان میں بھیک مانگی جائے، مسجد میں بھیک دینا بھی ممنوع ہے، مسجد سے باہر دے سکتے ہیں، مسجد میں کسی گمشدہ چیز کو تلاش کرنا، جائز نہیں، لہذا مسجد کے اسپیکر سے گمی ہوئی چیز کا اعلان کرنا بھی جائز نہیں ہے۔''

(وقار الفتاوی، ج2 ص274، مطبوعہ بزم وقار الدین، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

28 ذوالحجۃ الحرام 1444ھ/17 جولائی 2023ء

قرآن و فقہ کی تعلیم کا مرکز

آن لائن

الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی

837

غیر مسلم کو مسجد میں لانے کا حکم

سوال: کیا غیر مسلم کو مسجد میں محفل میں لا سکتے ہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یوزر آئی ڈی: محمد برکت

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

غیر مسلم کو مسجد میں لانا مطلقا منع ہے اور غیر مسلم کو بطور تعظیم مسجد میں لانا جائز نہیں۔ فرمان باری تعالی ہے: یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ فَلَا یَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا۔ ترجمہ: اے ایمان والو مشرک نرے (بالکل) ناپاک ہیں تو اس برس کے بعد وہ مسجد حرام کے پاس نہ آنے پائیں۔

اس کے تحت تفسیر صراط الجنان میں ہے: یہاں مشرکین کو منع کرنے کے معنی یہ ہیں کہ مسلمان مسجدِ حرام شریف میں آنے سے روکیں۔ یہاں اصل حکم مسجد حرام شریف میں آنے سے روکنے کا ہے اور بقیہ دنیا بھر کی مساجد میں آنے کے متعلق بھی حکم یہ ہے کہ کفار مسجدوں میں نہیں آسکتے۔ خصوصا کفار کو عزت واحترام اور استقبال کے ساتھ مسجد میں لانا شدید حرام ہے۔

(تفسیر صراط الجنان، سورۃ التوبہ، تحت الآیت 28)

اعلی حضرت رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْهِ فرماتے ہیں: "یہ کہنا کہ مسجدُ الحرام شریف سے کفار کا منع ایک خاص وقت کے واسطے تھا، اگر یہ مراد کہ اب نہ رہا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ پر صریح اِفتراء ہے، اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا: " اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ فَلَا یَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا " (ترجمہ کنزُ العرفان: مشرک بالکل ناپاک ہیں تو اس سال کے بعد وہ مسجد حرام کے قریب نہ آنے پائیں۔)

یونہی یہ کہنا کہ کفار کے وُفود مسجدِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اپنے طریقے پر عبادت کرتے تھے محض جھوٹ ہے۔ حضورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لئے مسجدِ کریمہ کے سوا کوئی نشست گاہ نہ تھی جو حاضر ہوتا یہیں حاضر ہوتا کسی کافر کی حاضری مَعاذَ اللہ بطورِ استیلاو استِعلاء (یعنی غلبے کے طور پر) نہ تھی بلکہ ذلیل وخوار ہو کر یا اسلام لانے کے لئے یا تبلیغ اسلام سننے کے واسطے تھی۔

(فتاویٰ رضویہ، کتاب السیر، جلد 14، صفحہ 390-391، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

4 محرم الحرام 1444ھ/23 جولائی 2023ء

Al Raza Quran-o-Fiqh Academy

Al Raza Quran-o-Fiqh Academy

www.arqfacademy.com

Phone No:923471992267

قرآن و فقہ کی تعلیم کا مرکز

آن لائن
الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی

مسجد کی بجلی بل دے کر استعمال کرنا کیسا؟

سوال: مسجد کی بجلی بل دے کر استعمال کرنا کیسا؟

یوزر آئی ڈی: شکاری کلب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

مسجد کی بجلی کسی گھر میں استعمال کرنا، جائز نہیں چاہے بل دے کر ہو کیونکہ مسجد کی کوئی بھی چیز گھر میں استعمال کرنے کی شرعا اجازت نہیں۔ فتاوی عالمگیری میں خانیہ کے حوالے سے ہے: ''متولی المسجد لیس لہ أن یحمل سراج المسجد إلی بیتہ ولہ أن یحملہ من البیت إلی المسجد ''ترجمہ: مسجد کے متولی کے لئے جائز نہیں ہے کہ وہ مسجد کا چراغ گھر میں لے جائے، ہاں گھر کا چراغ مسجد میں لا سکتا ہے۔

(فتاوی عالمگیری، کتاب الوقف، الباب الحادی عشر، الفصل الثانی، ج2، ص462، دار الفکر، بیروت)

بہار شریعت میں ہے: ''مسجد کی اشیا مثلاً لوٹا، چٹائی وغیرہ کو کسی دوسری غرض میں استعمال نہیں کر سکتے۔ مثلاً لوٹے میں پانی بھر کر اپنے گھر نہیں لے جاسکتے اگرچہ یہ ارادہ ہو کہ پھر واپس کر جاؤں گا۔ اُس کی چٹائی اپنے گھر یا کسی دوسری جگہ بچھانا ناجائز ہے۔ یوہیں مسجد کے ڈول، رسی سے اپنے گھر کے لیے پانی بھرنا یا کسی چھوٹی سے چھوٹی چیز کو بے موقع اور بے محل استعمال کرنا ناجائز ہے۔''

(بہار شریعت، ج02، حصہ10، ص562،561، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

4 محرم الحرام 1444ھ/23 جولائی 2023ء

فقہی مسائل گروپ

Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone No:923471992267

آن لائن
الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی

839

امام محلہ کے علاوہ کسی اور کا جنازہ پڑھانا

سوال: کیا متعلقہ امام مسجد کے بغیر کوئی دوسرے مولوی صاحب نماز جنازہ پڑھا سکتے ہیں؟

یوزر آئی ڈی: مولانا ارحم قادری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

نماز جنازہ کی امامت کا حق اولا بادشاہ اسلام کو ہے پھر قاضی کو پھر امام جمعہ پھر امام محلہ پھر ولی البتہ اگر کوئی دوسرا شخص نماز جنازہ پڑھاتا ہے اور وہ امامت کا اہل بھی ہو تو نماز جنازہ ہو جائے گی اگرچہ اولی یہی تھا کہ جس کا حق ہو وہی پڑھائے۔ صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ تحریر فرماتے ہیں: نماز جنازہ میں امامت کا حق بادشاہ اسلام کو ہے، پھر قاضی، پھر امام جمعہ، پھر امام محلہ، پھر ولی کو، امام محلہ کا ولی پر تقدم بطور استحباب ہے اور یہ بھی اس وقت کے ولی سے افضل ہو ورنہ ولی بہتر ہے۔ولی سے مراد میت کے عصبہ ہیں اور نماز پڑھانے میں اولیا کی وہی ترتیب ہے جو نکاح میں ہے، صرف فرق اتنا ہے کہ نماز جنازہ میں میت کے باپ کو بیٹے پر تقدم ہے اور نکاح میں بیٹے کو باپ پر، البتہ اگر باپ عالم نہیں اور بیٹا عالم ہے تو نماز جنازہ میں بھی بیٹا مقدم ہے، اگر عصبہ نہ ہوں تو ذوی الارحام غیروں پر مقدم ہیں۔

(بہار شریعت، جلد1، حصہ چہارم، صفحہ836، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

28ذوالحجۃ الحرام1444ھ/17جولائی2023ء

Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone NO:923471992267

قبر میں رکھتے ہوئے میت کا رخ

سوال: میت کی تدفین کے وقت میت کا رخ کس طرف ہونا چاہیے؟

یوزر آئی ڈی: عبدالکریم کبھار

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوہاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

میت کو قبر میں رکھتے وقت دائیں کروٹ پر لٹاکر اس کے چہرے کا رخ قبلہ رو کر دینا افضل ہے۔ الھدایہ میں ہے: "فاذا وضع فی لحدہ یقول واضعہ "بسم اللہ وعلی ملۃ رسول اللہ" کذا قالہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین وضع أبا دجانۃ رضی اللہ عنہ فی القبر ویوجہ الی القبلۃ بذلک أمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم" ترجمہ: میت کو جب قبر میں رکھا جائے، تو رکھنے والا کہے: "بسم اللہ وعلی ملۃ رسول اللہ" حضرت ابو دجانہ رضی اللہ عنہ کو قبر میں رکھتے وقت نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایسا ہی فرمایا اور میت کا چہرہ قبلہ کی طرف کر دیا جائے، نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسی کا حکم ارشاد فرمایا ہے۔

(الھدایہ، کتاب الصلوٰۃ، باب الجنائز، فصل فی الدفن، جلد 1، صفحہ 92، مطبوعہ بیروت)

صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ بہارِ شریعت میں فرماتے ہیں: "میت کو دہنی طرف کروٹ پر لٹائیں اور اس کا مونھ قبلہ کو کریں۔"

(بہارِ شریعت، حصہ 4، جلد 1، صفحہ 844، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

28 ذوالحجۃ الحرام 1444ھ/17 جولائی 2023ء

مردے کا قبر پر آنے والے کو پہچاننا

سوال: کیا میت کو قبر میں پتہ چلتا ہے کہ اس کی قبر پر کون آیا ہے؟

یوزر آئی ڈی: عبدالکریم کمہار

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوہاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

قبر پر کوئی آئے تو مردہ اس کے قدموں کی آواز بھی سنتا ہے اور اسے پہچانتا اور اسکے سلام کا جواب بھی دیتا ہے۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ما من أحد یمر بقبر أخیه المؤمن کان یعرفه فی الدنیا فیسلم علیه إلا عرفه ورد علیه السلام ترجمہ: جو شخص بھی اپنے کسی جاننے والے کی قبر پر گذرتا ہے اور اس کو سلام کرتا ہے، وہ مردہ اس کو پہچان لیتا ہے اور اس کو سلام کا جواب بھی دیتا ہے۔ (شرح الصدور بشرح حال الموتی والقبور، صفحہ 201)

فیض القدیر میں ہے: ''إِنَّ النُّفُوسَ الْقُدْسِیَّةَ إِذَا تَجَرَّدَتْ عَنِ الْعَلَائِقِ الْبَدَنِیَّةِ اتَّصَلَتْ بِالْمَلَإِ الْأَعْلٰی وَتَرٰی وَتَسْمَعُ الْکُلَّ کَالْمُشَاهِدِ۔'' ترجمہ: ''بیشک پاک جانیں جب بدن کے علاقوں سے جدا ہوتی ہیں، عالمِ بالا سے مل جاتی ہیں اور سب کچھ ایسا دیکھتی سنتی ہیں جیسے یہاں حاضر ہیں۔''

(''فیض القدیر'' شرح ''الجامع الصغیر''، حرف الصاد، تحت الحدیث: ۵۰۱۶، ج۴، ص ۲۶۳۔ بالفاظ متقاربۃ۔)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

28 ذوالحجۃ الحرام 1444ھ/17 جولائی 2023ء

842

غسل وکفن کے بعد میت کے جسم سے نجاست نکلے تو

سوال: میت کو غسل وکفن دینے کے بعد جسم سے خون نکلے اور کفن پر لگ جائے تو کیا کفن و غسل دوبارہ دیا جائے گا؟

یوزر آئی ڈی: جنید رضا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

پوچھی گئی صورت میں غسل وکفن دوبارہ دینے کی ضرورت نہیں کیونکہ غسل وکفن کے بعد نجاست کا نکلنا پاکی سے مانع نہیں ہے۔ فتاوی شامی میں ہے: "اذا تنجس الكفن بنجاسة الميت لا يضر دفعاً للحرج بخلاف الكفن المتنجس ابتداء وكذا لو تنجس بدنه بما خرج منه ان كان قبل ان يكفن غسل وبعده لا كما قدمناه في الغسل "یعنی میت کی نجاست سے کفن ناپاک ہوگیا تو دفع حرج کی بنا پر مضر نہیں بر خلاف ابتدا میں ہی ناپاک ہوجانے والے کفن کے، یونہی اگر میت کا بدن نجاست نکلنے سے ناپاک ہوگیا، اگر کفن پہنانے سے پہلے نجس ہوا تو دھو دیا جائے اور اس کے بعد نجس ہوا تو نہیں جیسا کہ پہلے غسل کے بیان میں گزر چکا۔ (ردّ المحتار مع الدرّ المختار، جلد 03، صفحہ 122، مطبوعہ کوئٹہ)

صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: "میّت کے بدن وکفن کا پاک ہونا۔ بدن پاک ہونے سے یہ مراد ہے کہ اسے غسل دیا گیا ہو یا غسل ناممکن ہونے کی صورت میں تیمم کرایا گیا ہو اور کفن پہنانے سے پیشتر اسکے بدن سے نجاست نکلی تو دھو ڈالی جائے اور بعد میں خارج ہوئی تو دھونے کی حاجت نہیں اور کفن پاک ہونے کا یہ مطلب ہے کہ پاک کفن پہنایا جائے اور بعد میں اگر نجاست خارج ہوئی اور کفن آلودہ ہوا، تو حرج نہیں۔ (بہار شریعت، ج 1، حصہ 4، ص 827، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

4 محرم الحرام 1444ھ/23 جولائی 2023ء

قرآن وفقہ کی تعلیم کا مرکز

آن لائن

الرضاقرآن وفقہ اکیڈمی

843

سوال: کسی کے انتقال کے سبب اونچا رونا، پیٹنا، آہ وبکا کرنا کیسا؟

یوزر آئی ڈی: محمد فیاض

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

کسی کے مرنے پر چلا چلا کر رونا، جزع فزع کرنا، پیٹنا، گریبان پھاڑنا، ناجائز و حرام ہے ہاں غم کی وجہ سے بغیر آواز کے رونے میں حرج نہیں ایسے مواقع پر صبر سے کام لینے کا حکم ہے۔ علامہ علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے مرقاۃ المفاتیح میں بیان فرمایا: "(لایعذب بدمع العین ولا بحزن القلب) بل یثاب بھما اذا کانا علی جھۃ الرحمۃ" یعنی آنسوؤں سے رونے اور دل کے غم پر عذاب نہیں دیا جائے گا، بلکہ ان دونوں پر ثواب ملے گا اگر رحمت کی جہت سے ہو۔

(مرقاۃ المفاتیح، جلد4، صفحہ180، تحت الحدیث1724، مطبوعہ: بیروت)

امام اہل سنت سیدی اعلی حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "میت پر چلا کر رونا، جزع فزع کرنا حرام، سخت حرام ہے۔"

(فتاوی رضویہ، جلد24، صفحہ486، رضا فاؤنڈیشن لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

4 محرم الحرام 1444ھ/23 جولائی 2023ء

Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone NO:923471992267

حج و عمرہ میں عورت کے لیے تقصیر کا حکم

سوال: عمرے کے دوران مرد تو پورے سر کے بال مونڈواتے ہیں عورت کے لیے کیا حکم ہے؟

یوزر آئی ڈی: محمد شان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

عورت پر حلق کے بجائے تقصیر (پورے سر کے چوتھائی بالوں میں سے ہر بال ایک پورے کے برابر کاٹنا) واجب ہے البتہ سنت یہی ہے کہ پورے سر کے بالوں کی تقصیر کرے۔ سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لَيْسَ عَلَى النِّسَاءِ الْحَلْقُ إِنَّمَا عَلَى النِّسَاءِ التَّقْصِيرُ ترجمہ: عورتوں پر حلق نہیں بلکہ ان پر صرف تقصیر (واجب) ہے۔ (ابو داؤد، کتاب المناسک، باب الحلق والتقصیر، ج ۲ ص ۲۹۵ حدیث ۱۹۸۴)

صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: "سر میں جتنے بال ہیں ان میں کے چہارم بالوں میں سے کتروانا ضروری ہے، لہٰذا ایک پورہ سے زیادہ کتروائیں کہ بال چھوٹے بڑے ہوتے ہیں ممکن ہے کہ چہارم بالوں میں سب ایک ایک پورا نہ ترشیں۔" (بہارِ شریعت، جلد1، صفحہ 1142، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

مفتی علی اصغر عطاری دامت برکاتھم العالیہ در مختار کے حوالے سے لکھتے ہیں: "حلق کی طرح تقصیر میں بھی یہی سنت ہے کہ پورے سر کے بالوں کی تقصیر کی جائے۔ مرد اور عورت دونوں کے لئے یہی حکم ہے۔"

(27 واجباتِ حج اور تفصیلی احکام، صفحہ 117، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

1 محرم الحرام 1444ھ/20 جولائی 2023ء

بیٹیوں کی شادی کی وجہ سے حج میں تاخیر

سوال: ایک بندے پر حج فرض ہو چکا ہے اور اس کی جوان بیٹیاں بھی ہیں تو پہلے حج کرے یا بیٹیوں کی شادی کرے؟

یوزر آئی ڈی: محمد افضال اشرفی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

حج فرض ہونے کی صورت میں بلا عذر اس کی ادائیگی میں تاخیر کرنا ناجائز و گناہ ہے لہذا پوچھی گئی صورت میں اسی سال حج کرنا فرض ہے بیٹیوں کی شادی حج کی ادائیگی میں تاخیر کرنے کا عذر نہیں۔ فتاوی ہندیہ میں ہے: وھو فرض علی الفور وھو الاصح فلا یباح لہ التاخیر بعد الامکان الی العام الثانی فاذا اخرہ وادی بعد ذالك وقع اداء کذا فی البحر الرائق ترجمہ: اور وہ (حج) فوراً فرض ہے اور یہی اصح ہے پاس اس کے لیے جائز نہیں کہ حج کو دوسرے سال تک مؤخر کرے حج کی ادائیگی ممکن ہونے کے بعد، پس جب اس نے حج مؤخر کیا اور اس کے بعد ادا کیا تو ادا واقع ہو گا ایسے ہی بحر الرائق میں ہے۔

(الفتاوی الھندیۃ: کتاب المناسک، 202/1،)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

16 ذوالقعدۃ الحرام 1444ھ/6 جون 2023ء

Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone NO:923471992267

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وعلیٰ آلک واصحابک یا حبیب اللہ

AL RAZA QURAN- -FIQH ACADEMY

قرآن و فقہ کی تعلیم کا مرکز

آن لائن

الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی

بالغ اولاد کے نکاح میں بلاوجہ تاخیر کرنا

سوال: اگر بچہ یا بچی بالغ ہو جائیں اور بلاوجہ والدین اس کی شادی نہ کروائیں تو گناہ کس کے سر پر ہو گا؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یوزر آئی ڈی: زینب سلطان

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

جب اولاد بالغ ہو جائے تو ان کا فوراً نکاح کر دینا چاہیے بلاوجہ شرعی تاخیر کرنا جس سے اولاد گناہوں میں پڑے اولاد کے ساتھ ساتھ والدین کو بھی گناہگار کر سکتا ہے۔ سیدنا ابو سعید خدری و ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: من ولد له ولد فليحسن اسمه وأدبه فإذا بلغ فليزوّجه، فإن بلغ ولم يزوّجه فأصاب إثماً فإنما إثمه على أبيه ۔ ترجمہ: جس کے ہاں بچہ پیدا ہو اس کی ذمہ داری ہے کہ اس کا اچھا نام رکھے، بالغ ہونے پر اس کی شادی کرے، اگر شادی نہیں کی اور اولاد نے کوئی گناہ کر لیا تو باپ اس جرم میں شریک ہو گا اور گناہ گار ہو گا۔ (مشکاۃ المصابیح 2/ 939)

سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے: جب تمہاری اولاد بالغ ہو جائے تو ان کا نکاح کر دو اور ان کے گناہوں کا بوجھ اپنے کندھوں پر مت اٹھاؤ۔

(مناقب امیر المؤمنین عمر بن خطاب، ص199)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

16 ذو الحجۃ الحرام 1444ھ/5 جولائی 2023ء

حق مہر کی بہتر مقدار

سوال: حق مہر کی بہتر مقدار کتنی ہے؟

یوزر آئی ڈی: پارٹی سپنٹ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

مہر کی کم از کم مقدار دس درھم (یعنی دو تولہ ساڑھے سات ماشہ چاندی یا اس کی قیمت ہے) اس سے کم مہر مقرر کرنا درست ہی نہیں اور دس درھم کی مقدار یا اس سے اوپر جس قدر آسانی سے بندہ ادا کر سکتا ہو اتنا مہر مقرر کرنا بہتر ہے۔ مہر میں بہتر یہ ہے کہ آسان ہو اس سے متعلق ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اعظم النساء برکۃ ایسرھن صداقا ترجمہ: بڑی برکت والی وہ عورتیں ہیں کہ جن کے مہر آسان ہوں۔

(المستدرک علی الصحیحین، جلد2، صفحہ 299، مطبوعہ کراچی)

صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی ارشاد فرماتے ہیں: "کم سے کم مہر کی مقدار دس درہم شرعی ہے اس سے کم نہیں ہو سکتا، اور زیادہ کے لئے شریعت نے کوئی حد نہیں رکھی جو باندھا جائے گا لازم ہوگا اور بہتر یہ ہے کہ شوہر اپنی حیثیت ملحوظ رکھے کہ یہ اس کے ذمہ دین ہے، یہ نہ سمجھے کہ کون دیتا ہے کون لیتا ہے؟ اگر یہاں نہ دیا تو آخرت کا مطالبہ سر پر رہا۔"

(فتاوی امجدیہ، جلد2، صفحہ 144، مطبوعہ مکتبہ رضویہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

17 ذوالحجۃ الحرام 1444ھ/6 جولائی 2023ء

قرآن و فقہ کی تعلیم کا مرکز

848

صرف طلاق کی نیت کرنے سے طلاق کا حکم

سوال: اگر شوہر طلاق کی نیت کرلے زبان سے طلاق نہ دے تو کیا طلاق ہو جائے گی؟

یوزر آئی ڈی: عبد الکریم کمہار

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوہاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

صرف طلاق کی نیت کرنے سے طلاق واقع نہیں ہو گی۔ طحطاوی میں ہے: لو أجری الطلاق علی قلبه وحرك لسانه من غير تلفظٍ يُسمع لا يقع، وإن صح الحروف، ترجمہ: اور اگر طلاق کو دل پر جاری کیا اور اپنی زبان کو حرکت بغیر لفظ ادا کیے کہ جنہیں سنا جا سکے تو طلاق واقع نہیں ہو گی اگرچہ لفظ درست ادا کیے ہوں۔

(طحطاوي علی مراقي الفلاح، صفحہ 219، دار لکتب، العلمیہ، بیروت)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

28 ذوالحجۃ الحرام 1444ھ/17 جولائی 2023ء

دو سال دور رہنے کے بعد طلاق دی تو عدت کا حکم

سوال: شوہر بیوی سے دو سال دور رہنے کے بعد بیرون ملک سے ہی طلاق دے دے تو کیا عورت پر عدت لازم ہو گی؟

یوزر آئی ڈی: شاہد حسین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

نکاح کے بعد ایک بار بھی خلوت صحیحہ یا ہمبستری ہو چکی ہو تو اگرچہ بعد میں سالوں ہمبستری نہ کی ہو طلاق دی تو عدت طلاق گزارنا لازم ہو گی لمبے عرصے تک ہمبستری نہ کرنا عدت گزارنے سے مانع نہیں۔ فرمان باری تعالی ہے: وَالْمُطَلَّقٰتُ یَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ۔ ترجمہ: اور طلاق والی عورتیں اپنی جانوں کو تین حیض تک روکے رکھیں۔ (القرآن، سورۃ البقرۃ، آیت 228)

درمختار میں ہے: (ثلاث حیض کوامل)۔۔۔فالأولی لتعرف براءۃ الرحم والثانیۃ لحرمۃ النکاح والثالثۃ لفضیلۃ الحریۃ ترجمہ: تین مکمل حیض گزارنا، پہلا (حیض) تاکہ رحم کا صاف ہونا معلوم ہو اور دوسرا نکاح کی حرمت کی وجہ سے اور تیسرا آزاد (عورت) کی فضیلت کی کے لیے۔ اس کے تحت فتاوی شامی میں ہے: (قولہ: فالأولی الخ) بیان لحکمۃ کونها ثلاثاً مع أن مشروعیۃ العدۃ لتعرف براءۃ الرحم أی خلوھا عن الحمل وذلک یحصل بمرۃ فبین أن حکمۃ الثانیۃ لحرمۃ النکاح أی لإظهار حرمتہ۔۔۔وزید من الحرۃ ثالثۃ لفضیلتها ترجمہ: مصنف کا قول پہلا الخ تین حیض گزارنے کی حکمت کا بیان ہے جبکہ عدت اس لیے مشروع ہے تاکہ رحم کا صاف ہونا معلوم ہو سکے یعنی حمل سے خالی ہونا اور یہ ایک مرتبہ سے ہی واضح ہو جائے گا اور دوسرا حیض گزارنے کی حکمت نکاح کی حرمت کے لیے ہے یعنی اس کی حرمت کے اظہار کے لیے ہے اور آزاد عورت میں ایک حیض کو زیادہ کیا گیا اس کی فضیلت کی وجہ سے۔

(ردالمحتار علی الدرالمختار، جلد3، صفحہ 505، دارالفکر، بیروت)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

25 ذوالحجۃ الحرام 1444ھ/14 جولائی 2023ء

قرآن و فقہ کی تعلیم کا مرکز

آن لائن

الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی

نافرمان بیوی کا حکم

سوال: شوہر بیوی کو میکے لے گیا واپسی پر شوہر کے کہنے کے باوجود بھی عورت نے آنے سے انکار کر دیا تو ایسی عورت کے بارے میں کیا حکم ہے؟

یوزر آئی ڈی: وقاص قریشی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

بلا وجہ شرعی عورت کا میکے رک جانا اور شوہر کے ساتھ واپس نہ آنا ناجائز و گناہ ہے اور ایسی عورت ناشزہ یعنی نافرمان ہے اور ناشزہ کا نفقہ وغیرہ بھی شوہر پر لازم نہیں ہوگا۔ امام اہلسنت سیدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی قدس سرہ تحریر فرماتے ہیں : عورت پر مرد کا حق خاص اُمورِ متعلقہ زوجیت میں اللہ ورسول کے بعد تمام حقوق حتی کہ ماں باپ کے حق سے زائد ہے ان امور میں اس کے احکام کی اطاعت اور اس کے ناموس کی نگہداشت یعنی اس کی عزت کی حفاظت عورت پر فرضِ اہم ہے بے اس کے اذن کے محارم کے سوا کہیں نہیں جاسکتی اور محارم کے یہاں بھی (اگر بغیر اجازت جانا پڑ جائے تو) ماں باپ کے یہاں ہر آٹھویں دن وہ بھی صبح سے شام تک کے لئے اور بہن بھائی، چچا، ماموں، خالہ، پھوپھی کے یہاں سال بھر بعد (جاسکتی ہے) اور (بلا اجازت) شب کو کہیں (یعنی ماں باپ کے یہاں بھی) نہیں جاسکتی (ہاں اجازت سے جہاں جانا ہو وہاں روزانہ بھی اور رات کے وقت بھی جاسکتی ہے) نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ "اگر میں کسی کو غیر خدا کے سجدہ کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔ اور ایک حدیث میں ہے کہ "اگر شوہر کے نتھنوں سے خون اور پیپ بہ کر اس کی ایڑیوں تک جسم بھر گیا ہو اور عورت اپنی زبان سے چاٹ کر اسے صاف کرے تو بھی اس کا حق ادا نہ ہوگا۔

(فتاوی رضویہ، جلد24، صفحہ380، رضا فاؤنڈیشن لاہور)

آگے ایک جگہ فرماتے ہیں: "عورت کا نان ونفقہ کہ شوہر کے یہاں پابند رہنے کا بدلہ ہے، اگر ناحق اس کے یہاں سے چلی جائے گی، جب تک واپس نہ آئے گی کچھ نہ پائے گی۔"

(فتاوی رضویہ، جلد24، صفحہ391، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

27 ذوالحجۃ الحرام 1444ھ/16 جولائی 2023ء

متعہ کی تعریف وحکم

سوال: متعہ کسے کہتے ہیں اور اس کا کیا حکم ہے؟

یوزر آئی ڈی: محمد ارحم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

کسی خاص ومقرر وقت کے لیے نکاح کرنا متعہ کہلاتا ہے اور متعہ حرام ہے جس کی حرمت صحیح احادیث سے ثابت ہے۔ بخاری شریف میں ہے کہ مولی علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: إِنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نَهَى عَنِ الْمُتْعَةِ وَعَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الأَهْلِيَّةِ زَمَنَ خَيْبَرَ ترجمہ: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غزوہ خیبر کے دنوں میں متعہ کرنے (تھوڑی مدت کے لیے نکاح کرنے) اور پالتوں گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمادیا تھا۔

(بخاري، کتاب النکاح، باب نھی رسول اللہ ﷺ عن نکاح المتعۃ،5/5: 1966، رقم: 4825، بیروت، لبنان)

صحیح مسلم میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یا أیھا الناس، إنی قد کنت أذنت لکم فی الاستمتاع من النساء، وإن اللہ قد حرم ذلک إلی یوم القیامۃ، فمن کان عندہ منھن شیء فلیخل سبیلہ، ولا تأخذوا مما آتیتموھن شیئا ترجمہ: اے لوگو! میں نے تم کو عورتوں سے متعہ کرنے کی اجازت دی تھی اور (اب) اللہ نے اس کو قیامت کے دن تک کے لیے حرام کر دیا ہے۔ تو جس کے پاس متعہ کرنے والیوں میں سے کوئی عورت ہو وہ اس کو چھوڑ دے اور جو کچھ مال ان کو دیا ہو اس میں سے کچھ بھی واپس نہ لے۔

(صحیح مسلم، کتاب النکاح، باب نکاح المتعۃ، وبیان أنہ أبیح، ثم نسخ، الخ (2/1025) ط: دار احیاء التراث العربي- بیروت)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

27 ذوالحجۃ الحرام 1444ھ/16 جولائی 2023ء

عورت کا شوہر کو ہاتھ سے فارغ کرنا

سوال: کیا عورت شوہر کو ہاتھ سے فارغ کر سکتی ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یوزر آئی ڈی: علی حسن ملک

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

عورت کا شوہر کو ہاتھ سے فارغ کرنا جائز ہے کوئی گناہ نہیں اور نہ ہی یہ مشت زنی میں داخل ہے البتہ ایسا کرنا مکروہ وناپسندیدہ عمل ہے لہذا اس سے بچنا بہتر ہے۔ در مختار مع رد المحتار میں ہے: ولو مكن امرأته أو أمته من العبث بذكره فأنزل كره ولا شيء عليه قوله كره الظاهر أنها كراهة تنزيه؛ لأن ذلك بمنزلة ما لو أنزل بتفخيذ أو تبطين تأمل وقدمنا عن المعراج في باب مفسدات الصوم: يجوز أن يستمني بيد زوجته أو خادمته، (قوله ولا شيء عليه) أي من حد وتعزير، وكذا من إثم ترجمہ۔ اگر کسی نے اپنی بیوی یا لونڈی کو اپنے آلہ تناسل سے چھیڑ چھاڑ کرنے کی اجازت دی اور اس سے اس کو انزال ہو گیا تو مکروہ تنزیہی ہے یہ ایسے ہی ہے جیسے کہ اس کی ران یا پیٹ پر جماع کیا اور معراج میں باب مفسدات الصوم میں ہے کہ اگر کوئی اپنی زوجہ یا لونڈی کے ہاتھ سے مشت زنی کروائے تو جائز ہے۔ اور اس شخص پر حد، تعزیر اور گناہ نہیں ہے۔

(در مختار مع رد المحتار، جلد 4، صفحہ 27، دار الفکر، بیروت)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

28 ذو الحجۃ الحرام 1444ھ/17 جولائی 2023ء

قرآن وفقہ کی تعلیم کا مرکز

شوہر کے مرنے کے بعد نکاح کا ارادہ نہ ہو تو عدت

سوال: ایک عورت کا شوہر فوت ہوا ہے اب اس عورت کا آگے نکاح کرنے کا ارادہ نہیں ہے تو کیا پھر بھی اس پر عدت لازم ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یوزر آئی ڈی: پارٹی سپینٹ

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

عدت کا مطلب یہ ہے کہ ایک مقرر وقت تک نکاح سے رکے رہنا اور عدت طلاق یافتہ اور جس کا شوہر فوت ہو جائے دونوں پر بحکم رب تعالی، لازم ہے لیکن عدت کے ساتھ ساتھ جس کا شوہر فوت ہو جائے یا جسے بائنہ طلاق ہو ان پر سوگ بھی لازم ہے لہذا نکاح کا ارادہ ہو یا نہ ہو عدت و سوگ عورت گزارے گی۔ جس عورت کا شوہر فوت ہو جائے اور عورت اس وقت حاملہ نہ ہو تو اس کی عدت چار ماہ دس دن ہے اگر وفات اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ کو ہوئی ہے تو چاند کے اعتبار سے مہینے شمار ہوں گے اور اگر کسی اور تاریخ کو وفات ہوئی ہے تو 130 دن عدت لازم ہو گی اور اگر عورت حاملہ ہو تو اس کی عدت بچہ جننے تک ہے جیسے ہی بچہ جنے گی عدت مکمل ہو جائے گی اور عدت کے دوران بھی انہی سے پردہ لازم ہے جن سے عام حالات میں لازم ہے جیسے غیر محارم اور جن سے عدت کے علاوہ پردہ لازم نہیں جیسے محرم رشتے ان سے عدت میں بھی پردہ لازم نہیں۔ اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے: (وَالَّذِیۡنَ یُتَوَفَّوۡنَ مِنۡکُمۡ وَیَذَرُوۡنَ اَزۡوَاجًا یَّتَرَبَّصۡنَ بِاَنۡفُسِہِنَّ اَرۡبَعَۃَ اَشۡہُرٍ وَّعَشۡرًا) ترجمہ کنزالایمان: "اور تم میں جو مریں اور بیبیاں چھوڑیں، وہ چار مہینے دس دن اپنے آپ کو روکے رہیں۔" (القرآن، سورۃ البقرۃ، آیت 234)

اللہ تعالی دوسرے مقام پر ارشاد فرماتا ہے: (وَاُولَاتُ الۡاَحۡمَالِ اَجَلُہُنَّ اَنۡ یَّضَعۡنَ حَمۡلَہُنَّ) ترجمہ کنزالایمان "اور حمل والیوں کی میعاد یہ ہے کہ وہ اپنا حمل جن لیں۔" (القرآن، سورۃ الطلاق، آیت 4)

صدر الشریعہ، بدر الطریقہ، مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: عدت وفات یا بائنہ طلاق کی عدت میں عورت پر سوگ لازم ہے سوگ کا مطلب یہ ہے کہ عورت زینت کو ترک کرے۔

(بہار شریعت، سوگ کا بیان، جلد 2، حصہ 7، صفحہ 244، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

(نوٹ: عدت و سوگ کے تفصیلی احکام پڑھنے کے لیے بہار شریعت حصہ 7 کا مطالعہ کریں)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

28 ذوالحجۃ الحرام 1444ھ/17 جولائی 2023ء

قرآن وفقہ کی تعلیم کا مرکز

الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی آن لائن

بیوی کو نان ونفقہ کے علاوہ اضافی رقم دینا

سوال: کیا مرد پر بیوی کو نان ونفقہ کے علاوہ اضافی رقم بھی دینا لازم ہے؟

یوزر آئی ڈی: پارٹی چینٹ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

مرد پر بیوی کا نان ونفقہ اسکی خاندانی حیثیت کے مطابق لازم ہے اب اگر مرد عورت کی تمام ضروریات پوری کرتا ہے تو اس پر عورت کو اضافی رقم دینا ضروری نہیں البتہ اگر دیتا ہے تو بہتر ہے۔ فتاوی شامی میں ہے: قال فی البحر: واتفقوا علی وجوب نفقۃ الموسرین إذا کانا موسرین، وعلی نفقۃ المعسرین إذا کانا معسرین، وإنما الاختلاف فیما إذا کان أحدھما موسرا والآخر معسرا، فعلی ظاھر الروایۃ الاعتبار لحال الرجل، فإن کان موسرا وھی معسرۃ فعلیہ نفقۃ الموسرین، وفی عکسہ نفقۃ المعسرین. وأما علی المفتی بہ فتجب نفقۃ الوسط فی المسألتین، وھو فوق نفقۃ المعسرۃ ودون نفقۃ الموسرۃ ترجمہ: بحر میں کہا کہ فقہاء نے اتفاق کیا کہ دونوں مالدار ہوں تو نفقہ مالداروں کا سا ہوگا اور دونوں محتاج ہوں تو محتاجوں کا سا ہوگا اور اختلاف اس میں ہے جب کہ ان دونوں میں سے ایک مالدار ہو دوسرا تنگدست تو ظاہر الروایہ قول پر مرد کی حالت کا اعتبار ہوگا پس اگر مرد مالدار ہو اور عورت تنگدست ہو تو نفقہ مالداروں جیسا ہوگا اور اسکے برعکس نفقہ تنگدستوں والا ہوگا اور مفتی بہ قول کے مطابق دونوں مسئلوں میں درمیانہ نفقہ لازم ہوگا اور درمیانہ نفقہ تنگدستوں کے نفقے سے اوپر اور مالداروں کے نفقے سے کم ہے۔

(ردالمحتار علی الدر مختار، جلد3، صفحہ574، بیروت)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

1 محرم الحرام 1444ھ/20 جولائی 2023ء

تین طلاقیں دیں، کہنے سے کتنی واقع ہوں گی؟

سوال: زید نے بیوی کو 9 بندوں کی موجودگی میں ایک ساتھ تین طلاقیں دیں (یعنی تجھے تین طلاقیں) پھر کہیں سے ایک طلاق ہونے کا فتوی لے آیا اور بیوی کو ساتھ رکھ لیا اس کے لیے کیا حکم ہے؟

یوزر آئی ڈی: سعدی بابا آفیشل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

پوچھی گئی صورت میں بیوی پر تینوں طلاقیں واقع ہو گئیں اور نکاح ختم ہو گیا بیوی حرمتِ مغلظہ کے ساتھ حرام ہو گئی ، اب بغیر حلالہ رجوع کی کوئی صورت نہیں لہذا زید پر لازم ہے کہ فورا بیوی کو الگ کرے اگر ساتھ رہتے ہیں تو سخت گنہگار ہوں گے اور صحبت خالص زنا ہو گی اور اولاد ولد الزنا ہو گی۔ اللہ سبحانہ وتعالی ارشاد فرماتا ہے : ﴿فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْۢ بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَیْرَهٗ﴾ ترجمہ کنزالایمان : پھر اگر تیسری طلاق اسے دی، تو اب وہ عورت اسے حلال نہ ہو گی جب تک دوسرے خاوند کے پاس نہ رہے۔
(پارہ 2، سورۃ البقرہ، آیت 230)

بخاری شریف میں ہے: قَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ، قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ، إِذَا سُئِلَ عَمَّنْ طَلَّقَ ثَلَاثًا، قَالَ: لَوْ طَلَّقْتَ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ، فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَنِي بِهَذَا، فَإِنْ طَلَّقْتَهَا ثَلَاثًا حَرُمَتْ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَكَ ترجمہ: امام لیث کہتے ہیں مجھے حضرت نافع علیہ الرحمہ نے حدیث بیان کرتے ہوئے کہا: "جب ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جس نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دی تھیں تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر تو نے ایک یا دو طلاقیں دی ہوتی تو رجوع ہو سکتا تھا کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اسی کا حکم فرمایا تھا اور جبکہ تو نے تین طلاقیں دے دی ہیں تو تیری بیوی حرام ہو گئی جب تک کہ وہ تیرے علاوہ کسی سے نکاح نہ کرے ۔ (صحیح البخاری، جلد 07، صفحہ 43، مطبوعہ دار طوق النجاۃ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

4 محرم الحرام 1444ھ/23 جولائی 2023ء

AL RAZA QURAN- -FIQH ACADEMY

قرآن و فقہ کی تعلیم کا مرکز

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی آن لائن

طلاق رجعی کے تین ماہ بعد حاملہ بیوی سے رجوع

سوال: ایک بندہ اپنی بیوی کو ایک طلاق رجعی دیتا ہے اور تین ماہ بعد اسے پتہ چلا کہ وہ حاملہ ہے تو کیا وہ رجوع کر سکتا ہے؟

یوزر آئی ڈی: محمد شاہد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

پوچھی گئی صورت میں رجوع کر سکتا ہے کیونکہ حاملہ عورت کی عدت بچہ جننے تک ہے اور طلاق رجعی میں عدت کے اندر اندر رجوع ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ﴾ ترجمہ کنزالایمان: ”اور حمل والیوں کی میعاد یہ ہے کہ وہ اپنا حمل جن لیں۔“

(القرآن، سورۃ الطلاق، آیت 4)

دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا: وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ ترجمہ: جب عورتوں کو طلاق دو اور اُن کی عدّت پوری ہونے کے قریب پہنچ جائے تو اُن کو خوبی کی ساتھ روک سکتے ہو۔

(القران، پارہ 2، سورۃ البقرۃ، آیت 231)

صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: رجعت کے یہ معنٰی ہیں کہ جس عورت کو رجعی طلاق دی ہو، عدّت کے اندر اُسے اُسی پہلے نکاح پر باقی رکھنا۔۔۔رجعت کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ کسی لفظ سے رجعت کرے اور رجعت پر دو عادل شخصوں کو گواہ کرے اور عورت کو بھی اس کی خبر کردے کہ عدّت کے بعد کسی اور سے نکاح نہ کرلے۔

(بہار شریعت جلد 2 حصہ 8 صفحہ 173 مکتبۃ المدینہ کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

4 محرم الحرام 1444ھ/23 جولائی 2023ء

Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone No:923471992267

قرآن و فقہ کی تعلیم کا مرکز

ممانی (ماموں کی بیوی) محرم ہے یا غیر محرم

سوال: کیا ممانی (ماموں کی بیوی) غیر محرم ہے؟ غیر محرم ہے تو اس کا کیا مطلب ہے؟

یوزر آئی ڈی: ملک ریاض

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

ممانی غیر محرم ہے جبکہ کوئی اور وجہ حرمت نہ ہو کیونکہ جو رشتے حرام ہیں ان میں ممانی کا ذکر نہیں اور غیر محرم ہونے کا مطلب یہ ہے کہ ماموں کے چھوڑنے کے بعد ممانی سے نکاح حرام نہیں اور جس سے نکاح حرام نہ ہو وہ غیر محرم کہلاتا ہے اور غیر محرم سے بات چیت، دیکھنے وغیرہ کی شرعا اجازت نہیں۔ فرمان باری تعالی ہے: حُرِّمَتْ عَلَیْكُمْ اُمَّهٰتُكُمْ وَ بَنٰتُكُمْ وَ اَخَوٰتُكُمْ وَ عَمّٰتُكُمْ وَ خٰلٰتُكُمْ وَ بَنٰتُ الْاَخِ وَ بَنٰتُ الْاُخْتِ وَ اُمَّهٰتُكُمُ الّٰتِیْۤ اَرْضَعْنَكُمْ وَ اَخَوٰتُكُمْ مِّنَ الرَّضَاعَةِ وَ اُمَّهٰتُ نِسَآىٕكُمْ وَ رَبَآىٕبُكُمُ الّٰتِیْ فِیْ حُجُوْرِكُمْ مِّنْ نِّسَآىٕكُمُ الّٰتِیْ دَخَلْتُمْ بِهِنَّ٘-فَاِنْ لَّمْ تَكُوْنُوْا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْكُمْ٘-وَ حَلَآىٕلُ اَبْنَآىٕكُمُ الَّذِیْنَ مِنْ اَصْلَابِكُمْۙ-وَ اَنْ تَجْمَعُوْا بَیْنَ الْاُخْتَیْنِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَؕ-اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا(23) وَّ الْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُكُمْۚ-كِتٰبَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْۚ-وَ اُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ ترجمہ: تم پر حرام کر دی گئیں تمہاری مائیں اور تمہاری بیٹیاں اور تمہاری بہنیں اور تمہاری پھوپھیاں اور تمہاری خالائیں اور تمہاری بھتیجیاں اور تمہاری بھانجیاں اور تمہاری وہ مائیں جنہوں نے تمہیں دودھ پلایا اور دودھ (کے رشتے) سے تمہاری بہنیں اور تمہاری بیویوں کی مائیں اور تمہاری بیویوں کی وہ بیٹیاں جو تمہاری گود میں ہیں (جو اُن بیویوں سے ہوں) جن سے تم ہم بستری کر چکے ہو پھر اگر تم نے ان (بیویوں) سے ہم بستری نہ کی ہو تو ان کی بیٹیوں سے نکاح کرنے میں تم پر کوئی حرج نہیں اور تمہارے حقیقی بیٹوں کی بیویاں اور دو بہنوں کو اکٹھا کرنا (حرام ہے۔) البتہ جو پہلے گزر گیا۔ بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ اور شوہر والی عورتیں تم پر حرام ہیں سوائے کافروں کی عورتوں کے جو تمہاری ملک میں آجائیں۔ یہ تم پر اللہ کا لکھا ہوا ہے اور ان عورتوں کے علاوہ سب تمہیں حلال ہیں۔

(القران، سورۃ النساء، آیت 23-24)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

4 محرم الحرام 1444ھ/23 جولائی 2023ء

بچوں اور بچیوں کا نکاح کی تعلیم حاصل کرنا

سوال: کیا شادی سے پہلے بچوں اور بچیوں کو شادی کے متعلق دینی رہنمائی حاصل کرنی چاہیے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یوزر آئی ڈی: پارٹی سپنٹ

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

جو نکاح کرنے کا ارادہ رکھتا ہو اس کے لیے نکاح وطلاق وغیرہ کے مسائل سیکھنا لازم ہے لہذا بچوں اور بچیوں کو نکاح سے پہلے نکاح و طلاق کے ضروری مسائل سے آگاہی حاصل کر لینا ضروری ہے۔ سیدی امام اہلسنت فرماتے ہیں: سب میں اولین واہم ترین فرض یہ ہے کہ بنیادی عقائد کا علم حاصل کرے جس سے آدمی صحیح العقیدہ سنی بنتا ہے اور جس کے انکار و مخالفت سے کافر یا گمراہ ہو جاتا ہے۔۔اس کے بعد مسائل نماز یعنی اس کے فرائض و شرائط و مفسدات (یعنی نماز توڑنے والی چیزیں) سیکھیں تاکہ نماز صحیح طور پر ادا کر سکے، پھر جب رمضان المبارک کی تشریف آوری ہو تو روزوں کے مسائل، مالک نصاب نامی (یعنی حقیقتا یا حکما بڑھنے والے مال کے نصاب کا مالک) ہو جائے اور زکوۃ کے مسائل، صاحب استطاعت ہو تو مسائل حج، نکاح کرنا چاہے تو اس کے ضروری مسائل، وعلی هذا القیاس (یعنی اور اسی پر قیاس کرتے ہوئے) ہر مسلمان عاقل و بالغ مرد و عورت پر اس کی موجودہ حالات کے مطابق مسئلے سیکھنا فرض عین ہے۔ نیز مسائل قلب (باطنی مسائل) یعنی فرائض قلبی (باطنی فرائض) مثلا عاجزی و اخلاص اور توکل وغیرہا اور ان کو حاصل کرنے کا طریقہ اور باطنی گناہ مثلا تکبر، ریاکاری، حسد وغیرہ اور ان کا سیکھنا ہر مسلمان پر اہم فرائض سے ہے۔ ملخصا (فتاوی رضویہ جلد 23، صفحہ 623، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

4 محرم الحرام 1444ھ/23 جولائی 2023ء

Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone NO:923471992267

گولی لگے جانور کو ذبح کر لیا تو جانور کا حکم

سوال: کچھ ممالک ایسے ہیں جہاں جانوروں کو ذبح سے پہلے گرانے کے لیے سر میں گولی ماری جاتی ہے پھر اس گولی لگے جانور کو اگر کوئی مسلمان اللہ کا نام لے کر ذبح کرے تو اس کا گوشت کھانے میں کوئی قباحت تو نہیں؟

یوزر آئی ڈی: یاسر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

سب سے پہلے یہ جان لیں کہ یوں جانور کو گرانے کے لیے اسے گولی مارنا جانور پر ظلم ہے جو کہ جائز نہیں اور اس طریقے سے جانور کے مرنے کا بھی خدشہ ہوتا ہے کہ سر میں گولی ماری تو ہو سکتا ہے کہ جانور ذبح سے پہلے ہی مر جائے لہذا یہ طریقہ شرعا درست نہیں رہی گولی لگنے کے بعد جانور ذبح کر لیا تو اس صورت میں حکم شرع یہ ہے کہ اگر گولی لگنے کے بعد جانور کے مرنے سے پہلے اسے مسلمان نے اللہ کا نام لے کر ذبح کر دیا تو جانور حلال ہو جائے گا ورنہ نہیں۔ اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن لکھتے ہیں: "اگر زندہ پایا اور ذبح کر لیا، ذبح کے سبب حلال ہو گیا، ورنہ ہر گز نہ کھایا جائے، بندوق کا حکم تیر کی مثل نہیں ہو سکتا، یہاں آلہ وہ چاہیے جو اپنی دھار سے قتل کرے، اور گولی چھرے میں دھار نہیں، آلہ وہ چاہیے جو کاٹ کرتا ہو، اور بندوق توڑتی ہے نہ کہ کاٹ۔"

(فتاوی رضویہ، جلد 20، صفحہ 347، رضا فاؤنڈیشن لاہور)

بہار شریعت میں ہے: جانور پر ظلم کرنا ذمی کافر پر ظلم کرنے سے زیادہ برا ہے اور ذمی پر ظلم کرنا مسلم پر ظلم کرنے سے بھی برا کیونکہ جانور کا کوئی معین و مددگار اللہ (عزوجل) کے سوا نہیں اس غریب کو اس ظلم سے کون بچائے۔

(بہار شریعت، جلد 3، حصہ 16، صفحہ 363، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

16 ذوالحجۃ الحرام 1444ھ/5 جولائی 2023ء

آن لائن
الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی

حلال جانور کی کھال کھانا کیسا؟

سوال: حلال جانور کے سری، پائے پر جو کھال ہوتی ہے اس کا کھانا کیسا ہے؟ جبکہ بال جلا کر صاف کر دیے گئے ہوں۔

یوزر آئی ڈی: معین شیخ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

حلال جانور کی کھال حلال ہے بال وغیرہ اتار کر کھانا جائز ہے چاہے وہ جسم کے کسی حصے کی بھی کھال ہو۔

سیدی امام اہلسنت امام احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: ”مذبوح حلال جانور کی کھال بے شک حلال ہے، شرعاً اس کا کھانا ممنوع نہیں، اگرچہ گائے بھینس بکری کی کھال کھانے کے قابل نہیں ہوتی۔“

(فتاوی رضویہ، ج20، ص233، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

مفتی وقار الدین علیہ الرحمہ سے سوال ہوا کہ ”آج کل بکرے اور گائے کے سری پائے کے بال جلا کر انہیں کھال کے ساتھ پکا کر کھایا جاتا ہے۔ اس صورت میں شرعی حکم کیا ہے؟“ آپ علیہ الرحمہ اس کے جواب میں فرماتے ہیں: ”حلال جانوروں کی کھال حلال ہے اور بال وغیرہ صاف کرنے کے بعد اس کا کھانا بھی جائز ہے۔“

(وقار الفتاوی، ج01، ص214، بزم وقار الدین، ملخصاً)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

16 ذوالحجۃ الحرام 1444ھ/5 جولائی 2023ء

الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وعلی اٰلک واصحابک یا حبیب اللہ

AL RAZA QURAN-FIQH ACADEMY

قرآن وفقہ کی تعلیم کا مرکز

الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی آن لائن

جو اوجھڑی کھاتا ہو اسے اوجھڑی دینا کیسا؟

سوال: اوجھڑی کھانا مکروہ تحریمی ہے لیکن جو اوجھڑی کھاتا ہو اسے اوجھڑی دے سکتے ہیں؟

یوزر آئی ڈی: اقراء عباس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

نہیں دے سکتے کیونکہ اوجھڑی کھانا مکروہ تحریمی وگناہ ہے تو کسی کو اوجھڑی کھانے کے لیے دینا گناہ پر معاونت (مدد کرنا) ہے جو کہ جائز نہیں ہاں اگر لینے والا اوجھڑی اتار کر بٹ (معدے کے اوپر والا گوشت جو جھلی اتارنے کے بعد بچتا ہے بٹ کہلاتا ہے) کھاتا ہے تو دے سکتے ہیں کہ حلال جانور کی بٹ کھانا جائز ہے۔اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: وَ تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَ التَّقْوٰى ۪-وَ لَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَ الْعُدْوَانِ۪-وَ اتَّقُوا اللّٰهَؕ-اِنَّ اللّٰهَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ۝۲ ترجمہ: کنزالعرفان: اور نیکی اور پرہیزگاری پر ایک دوسرے کی مدد کرو اور گناہ اور زیادتی پر باہم مدد نہ کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو بیشک اللہ شدید عذاب دینے والا ہے۔

(القرآن، سورۃ المائدہ، آیت 2)

فتاویٰ فقیہ ملت میں ہے: اوجھڑی کا کھانا مکروہِ تحریمی ہے۔

(فتاویٰ فقیہ ملت، جلد02، صفحہ 251، مطبوعہ شبیر برادرز)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

17 ذوالحجۃ الحرام 1444ھ/6 جولائی 2023ء

قرآن و فقہ کی تعلیم کا مرکز

آن لائن
الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی

862

قربانی کا گوشت محرم تک کھانے کا حکم

سوال: قربانی کا گوشت کب تک استعمال کر سکتے ہیں؟ کیا محرم سے پہلے ختم کرنا ضروری ہے؟

یوزر آئی ڈی: محمد برہان مصطفی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

قربانی کا گوشت جب تک چاہیں استعمال کر سکتے ہیں محرم سے پہلے پہلے ختم کرنا شرعاً ضروری نہیں، ابتداءِ اسلام میں تین دن سے زیادہ رکھنے کی ممانعت تھی جو بعد میں منسوخ ہوگئی۔ صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تحریر فرماتے ہیں: "قربانی کا گوشت تین دن سے زائد اپنے اور گھر والوں کے کھانے کے لئے رکھ لینا بھی جائز ہے، اور بعض حدیثوں میں جو اس کی ممانعت آئی ہے وہ منسوخ ہے اگر اس شخص کے اہل و عیال بہت ہوں اور صاحب وسعت نہیں ہے تو بہتر یہ ہے کہ سارا گوشت اپنے بال بچوں ہی کے لیے رکھ چھوڑے۔

(بہار شریعت، جلد 3، حصہ 15، صفحہ 345، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

25 ذوالحجۃ الحرام 1444ھ/14 جولائی 2023ء

قرآن و فقہ کی تعلیم کا مرکز

آن لائن

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی

کبوتر کھانا کیسا؟

سوال: کیا کبوتر کھانا جائز ہے؟

یوزر آئی ڈی: احمد کشمیری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

جی ہاں کبوتر کھانا حلال ہے ۔ فتاوی ہندیہ میں ہے: وما لا مخلب له من الطير والمستأنس منه كالدجاج والبط والمتوحش كالحمام والفاختة والعصافير۔۔۔ونحوها حلال بالإجماع كذا فى البدائع ترجمہ: اور جن پرندوں کا پنجہ نہ ہو اور پالتو پرندوں میں سے مثلاً مرغیاں اور بطخیں اور جنگلی پرندے جیسے کبوتر، چوزے، چڑیاں، اوراس طرح کی چیزیں اجماع سے حلال ہیں ایسا ہی بدائع میں ہے۔

(الفتاوى الهندية، كتاب ال، الباب الثاني في بيان ما يؤكل من الحيوان وما لا يؤكل، ۵ :۲۸۹، ط :المطبعة الكبرى الأميرية، بولاق، مصر)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

25 ذوالحجۃ الحرام 1444ھ/14 جولائی 2023ء

Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone NO:923471992267

کسی کو کاروبار کے لیے پیسے دے کر فکس نفع لینا

سوال: ایک دوکاندار کو ایک لاکھ روپے دیے اور فکس کر لیا کہ ماہانہ 10 ہزار مجھے ملتا رہے گا کیا یہ صورت سود کی ہے؟

یوزر آئی ڈی: اسد جٹ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

پوچھی گئی صورت میں فکس نفع لینا ناجائز و حرام ہے کہ یہ سود ہے اور شرکت فاسدہ ہے۔ شلبی میں ہے: " وإذا شرط في المضاربة ربح عشرة أو في الشركة تبطل لا لأنه شرط فاسد بل لأنه شرط ينتفي به الشركة" ترجمہ: مضاربت یا شرکت میں دس (دراہم) نفع طے کر لیا گیا، تو عقد باطل ہو گا، اس لیے نہیں کہ یہ شرط فاسد ہے، بلکہ اس لیے کہ یہ ایسی شرط ہے جس کی وجہ سے شرکت ہی ختم ہو رہی ہے۔
(شلبی علی التبیین، جلد 3، صفحہ 320، دار الکتاب الاسلامی)

امام اہل سنت سیدی اعلی حضرت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں: "اور یہ کہ دس فیصدی یا آنہ روپیہ دینا، اگر اس سے مراد ہے کہ جتنے روپے اس کو تجارت کے لیے دئے ہیں، ان پر فیصدی دس یا فی روپیہ ایک آنہ مانگتا ہے، تو حرام قطعی اور سود ہے، اور اگر یہ مراد کہ جو نفع ہو اس میں سے دسواں یا سولھواں حصہ دینا، تو یہ حلال ہے۔"
(فتاوی رضویہ، ج 19، ص 151، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

25 ذوالحجۃ الحرام 1444ھ/14 جولائی 2023ء

آن لائن

الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی

865

بلیوں کی خرید و فروخت کا حکم

سوال: بلیوں کی خرید و فروخت کا کیا حکم ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یوزر آئی ڈی: پارٹی سینٹ

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

بلی پالنا اور اس کی خرید و فروخت کرنا جائز ہے۔ صحابیِ رسول حضرتِ سَیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے چھوٹی سی بلی پالی ہوئی تھی جسے وہ اپنے قمیص کی آستین میں اپنے ساتھ رکھتے تھے اسی لیے اُن کا نام "ابوہریرہ" یعنی بلی والے پڑ گیا۔ ان کا اصل نام عَبْدُالرَّحْمٰن ہے اور ابوہریرہ ان کی کنیت ہے تو ان کے بلی پالنے سے بھی پتا چلا کہ بلی پالنا جائز ہے۔ فتاوی ہندیہ میں ہے: بَیْعُ السِّنَّوْرِ وَسِبَاعِ الْوَحْشِ وَالطَّیْرِ جَائِزٌ عِنْدَنَا مُعَلَّمًا کَانَ أَوْ لَمْ یَکُنْ کَذَا فِی فَتَاوَی قَاضِی خَانْ. ترجمہ: بلی اور وحشی جانوروں اور پرندوں کی خرید و فروخت جائز ہے ہمارے نزدیک چاہے وہ سکھائے گئے ہوں یا نہ سکھائے گئے ہوں۔

(مجموعۃ من المؤلفین، الفتاوی الھندیۃ، جلد 3، صفحہ 114، دار الفکر)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

28 ذوالحجۃ الحرام 1444ھ/17 جولائی 2023ء

866

بچے یا بچی کا نام رکھنے کی منت

سوال: اگر کوئی شخص یہ منت مانے کہ اگر میرے بھائی کی بیٹی پیدا ہوئی تو اس کا نام امہات المؤمنین کے نام پر رکھوں کا تو ایسی منت کا کیا حکم ہے؟ اور کون سا نام رکھوں؟

یوزر آئی ڈی: محمد فضل

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

ایسے کام کی منت ماننا جسکی جنس سے کوئی فرض یا واجب نہ ہو وہ منت لازم نہیں ہوتی بلکہ شرعی منت وہ ہے جس کی قبیل سے کوئی فرض یا واجب ہو لہذا نام رکھنے کی منت شرعی منت نہیں البتہ بہتر ہے کہ بچی کا نام امہات المؤمنین، صالحات، کے ناموں میں سے کسی کے نام پر رکھا جائے۔ صحابیات وتابعیات اور صالحات کے ناموں میں سے چند نام یہ ہیں: مریم، آسیہ، ہاجرہ، سارہ، آمنہ، فاطمہ، عائشہ، خدیجہ، حفصہ، سودہ، رابعہ، کلثوم۔ حاشیۃ الطحطاوی میں ہے: فما کان من جنسہ عبادۃ أوجبھا اللہ تعالی صح نذرہ وإلا لا ترجمہ: تو جس کی جنس سے کوئی ایسی عبادت کو جسے اللہ نے لازم کیا ہے تو اسکی نذر درست ہوگی و گرنہ نہیں۔

(حاشیۃ الطحطاوي علی مراقي الفلاح شرح نور الایضاح، کتاب الصوم، باب مایلزم الوفاء بہ، صفحہ 693، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

17 ذوالحجۃ الحرام 1444ھ/6 جولائی 2023ء

قرآن پاک پر ہاتھ رکھ کر قسم اٹھانے کا حکم

سوال: کسی نے قرآن پاک پر ہاتھ رکھ کر قسم اٹھائی کہ آئندہ شراب نہیں پیوں گا پھر اس نے پی لی تو اب کیا حکم ہے؟

یوزر آئی ڈی: راشد علی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

قرآن پاک پر ہاتھ رکھ کر اگر قسم اٹھائی تو یہ شرعی قسم ہے توڑنے پر توبہ وقسم کا کفارہ (قسم توڑنے والے پر قسم کے کفارے کی نیت سے ایک غلام آزاد کرنا یا دس مسکینوں کو کپڑے پہنانا یا انہیں دو وقت پیٹ بھر کر کھانا کھلانا لازم ہوتا ہے یا ہر مسکین کو ایک صدقہ فطر کی مقدار رقم دے دے) ادا کرنا ضروری ہے اور شراب پینا ناجائز و حرام اور شیطانی کاموں میں سے ہے اور تمام برائیوں کی جڑ ہے لہذا اس عمل سے بھی سچی توبہ کرنا لازم ہے۔ سیدی امام اہلسنت امام احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: جھوٹی بات پر قرآنِ مجید کی قسم اُٹھانا سخت عظیم گناہِ کبیرہ ہے اور سچّی بات پر قرآنِ عظیم کی قسم کھانے میں حرج نہیں اور ضرورت ہو تو اُٹھا بھی سکتا ہے مگر یہ قسم کو بہت سخت کرتا ہے، بِلاضرورتِ خاصّہ نہ چاہئے۔۔۔ ہاں مُصحَف (یعنی قراٰن) شریف ہاتھ میں لے کر یا اُس پر ہاتھ رکھ کر کوئی بات کہی اگر لفظاً حَلف و قسم کے ساتھ نہ ہو حَلفِ شَرعی نہ ہوگا (یعنی قراٰنِ کریم کو صِرف اُٹھانے یا اُس پر ہاتھ رکھنے یا اُسے بیچ میں رکھنے کو شرعاً قسم قرار نہ دیا جائے گا) مثلاً کہے کہ میں قراٰنِ مجید پر ہاتھ رکھ کر کہتا ہوں کہ ایسا کروں گا اور پھر نہ کیا تو (چونکہ قسم ہی نہیں ہوئی تھی اس لئے) کفّارہ نہ آئے گا۔

(فتاوی رضویہ، جلد13، صفحہ 574-575، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

25 ذوالحجۃ الحرام 1444ھ/14 جولائی 2023ء

قرآن وفقہ کی تعلیم کا مرکز

قسم ہے کہنے سے قسم ہو گی یا نہیں؟

سوال: اگر قسم کو مطلق رکھا اللہ کا نام لیے بغیر یعنی (قسم ہے) کہا تو کیا یہ قسم ہو جائے گی؟ اور توڑنے کی صورت میں حانث ہو گا؟

یوزر آئی ڈی: سید جمال عطاری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

مطلقا قسم ہے کہنے سے بھی قسم ہو جاتی ہے لہذا توڑے گا تو حانث ہو جائے گا یعنی قسم ٹوٹ جائے گی۔

فتاوی قاضی خان میں ہے: "لو قال علیہ یمین ان لا یفعل کذا یکون یمینا" یعنی جب کوئی شخص یوں کہے کہ اس پر قسم ہے کہ وہ فلاں کام نہیں کرے گا تو یہ قسم ہو گی۔

(فتاوی قاضی خان، کتاب الایمان، جلد 01، صفحہ 533، مطبوعہ کراچی)

صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: "ان الفاظ سے بھی قسم ہو جاتی ہے حلف کرتا ہوں، قسم کھاتا ہوں، میں شہادت دیتا ہوں، خدا گواہ ہے، خدا کو گواہ کر کے کہتا ہوں۔ مجھ پر قسم ہے۔"

(بہارِ شریعت، جلد 02، صفحہ 301، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

27 ذو الحجۃ الحرام 1444ھ / 16 جولائی 2023ء

قرآن و فقہ کی تعلیم کا مرکز

قسم کا کفارہ کیا ہے؟

سوال: قسم کا کفارہ کیا ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یوزر آئی ڈی: امان خان

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

قسم کا کفارہ غلام آزاد کرنا یا دس مسکینوں کو دو وقت کا متوسط درجے کا کھانا کھلانا ہے کھانے کے بدلے میں ہر مسکین کو الگ الگ ایک صدقہ فطر کی مقدار (یعنی آدھا صاع (دو کلو میں اسی گرام کم) گندم یا اس کی قیمت) بھی دے سکتا ہے خیال رہے کہ جن مساکین کو کھانا کھلایا ان میں کوئی نابالغ بچہ نہ ہو ورنہ کفارہ ادا نہ ہو گا یا دس مسکینوں کو ایسے متوسط درجے کے کپڑے پہنانا جو تین ماہ سے زیادہ تک چلیں بلکل نئے کپڑے ضروری نہیں اور عام طور پر جتنا بدن چھپایا جاتا ہے اسے چھپالیں ان تین میں بندے کو اختیار ہے کہ ان تین میں سے جو ادا کرے گا کفارہ ادا ہو جائے گا اور جو ان تینوں پر قدرت نا رکھتا ہو تو وہ تین دن کے مسلسل روزے رکھے۔ در مختار میں ہے: وكفارته تحرير رقبة او اطعام عشرة مساكين كما في الظهار او كسوتهم بما يصلح للاوساط وينتفع به فوق ثلثة اشهر ويستر عامة البدن فان عجز عنها كلها وقت الاداء صام ثلثة ايام ولاء ملخصاً۔ ترجمہ: کہ اس کا کفارہ یہ ہے کہ گردن آزاد کرے، یا دس مسکینوں کو کھانا دے جیسا کہ ظہار میں ہوتا ہے، یا دس مسکینوں کو درمیانہ لباس دے جو عام بدن کو ڈھانپ لے اور کم از کم تین ماہ تک وہ لباس کام دے۔ اور اگر ان امور کی ادائیگی سے عاجز ہو تو مسلسل تین دن روزے رکھے۔

(الدر المختار شرح تنویر الأبصار وجامع البحار، جلد 1، صفحہ 282-283 دار الکتب العلمیہ)

سیدی امام اہلسنت امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: قسم کا کفارہ لازم ہو گا کہ دس مسکینوں کو دونوں وقت پیٹ بھر کر کھانا کھلائے یا دس مسکینوں کو جوڑے دے یا دس مسکینوں کو فی مسکین ایک صاع جو یا نصف صاع گیہوں یا اس کی قیمت دے، صاع سو روپیہ کے سیر سے ایک روپیہ بھر اوپر ساڑھے تین سیر ہے، اور جس سے یہ نہ ہو سکے وہ تین روزے رکھے۔ واللہ تعالی اعلم۔

(فتاویٰ رضویہ، کتاب الطلاق، جلد 13، صفحہ 507، رضا فاؤنڈیشن لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

6 محرم الحرام 1444ھ/25 جولائی 2023ء

870

محرم الحرام میں نیا کپڑا سلوانا یا پہننا کیسا؟

سوال: محرم الحرام میں نیا کپڑا پہننے اور سلائی کرنے کا کیا حکم ہے؟

یوزر آئی ڈی: محمد برہان مصطفی

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

محرم الحرام میں نیا کپڑا سلائی کروانا اور پہننا بلکل جائز ہے شرعا اس میں کوئی حرج نہیں کیونکہ محرم الحرام میں نیا کپڑا سلوانے یا پہننے کی ممانعت شریعت مطہرہ میں نہیں آئی لہذا یہ جائز ہے کیونکہ ہر چیز میں اصل مباح ہونا ہے۔الاشباہ والنظائر میں ہے: الاصل فی الاشیاء الاباحۃ ترجمہ: تمام اشیاء میں اصل یہ ہے کہ وہ مباح ہیں۔ (بشرطیکہ کوئی مانع نہ ہو)

(الاشباہ والنظائر، الفن الاول، القاعدۃ الثالثۃ، جلد 1، صفحہ 87، ادارۃ القرآن، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

25 ذوالحجۃ الحرام 1444ھ/14 جولائی 2023ء

قرآن و فقہ کی تعلیم کا مرکز

آن لائن

الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی

871

مرد کے لیے سلک کا لباس پہننے کا حکم

سوال: کیا مرد کے لیے سلک کے کپڑے پہننا جائز ہے؟

یوزر آئی ڈی: غلام مصطفی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

مرد کے لیے صرف ریشم کا کپڑا پہننا حرام ہے اس کے علاوہ جو کپڑا چاہے جتنا بھی چمکیلا ہو پہن سکتا ہے لہذا سلک کا لباس مرد پہن سکتا ہے۔ امامِ اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''سِلک کو بعض نے کہا کہ انگریزی میں ریشم کا نام ہے، اگر ایسا ہو بھی، تو اعتبار حقیقت کا ہے نہ کہ مجرد نام کا، بر بنائے تشبیہ بھی ہوتا ہے، جیسے ریگ ماہی مچھلی نہیں، جرمن سلور چاندی نہیں۔ جو کپڑے رام بانس یا کسی چھال وغیرہ چیز غیر ریشم کے ہوں اگرچہ صناعی سے ان کو کتنا ہی نرم اور چمکیلا کیا ہو مرد کو حلال ہیں اور اگر خالص ریشم کے ہوں یا بانا ریشم ہو اگرچہ تانا کچھ ہو، تو حرام ہیں۔ یہ امر ان کپڑوں کو دیکھ کر یا ان کا تار جلا کر یا واقفین سے تحقیق کر کے معلوم ہو سکتا ہے''

(فتاوی رضویہ، جلد 22، صفحہ 194، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

27 ذوالحجۃ الحرام 1444ھ/16 جولائی 2023ء

محرم الحرام کے علاوہ سیاہ لباس پہننا

سوال: کیا محرم الحرام کے علاوہ سیاہ لباس پہن سکتے ہیں؟

یوزر آئی ڈی: گل فراز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

محرم الحرام کے علاوہ جس مہینے میں چاہیں سیاہ کپڑے پہن سکتے ہیں اور اس کا استعمال حضور ﷺ سے ثابت ہے اور محرم الحرام کے علاوہ سیاہ کپڑے پہننا مستحب ہے۔

کنزالدقائق میں ہے: وندب لبس السّواد ترجمہ: کالے کپڑے پہننا مستحب ہے۔

(النسفي، أبوالبرکات، کنزالدقائق، صفحۃ ٦٩٥)

صدرالشریعہ بدرالطریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں سفید کپڑے بہتر ہیں کہ حدیث میں اس کی تعریف آئی ہے اور سیاہ کپڑے بھی بہتر ہیں کہ رسول اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن جب مکہ معظمہ میں تشریف لائے تو سر اقدس پر سیاہ عمامہ تھا

(بہار شریعت، جلد3، حصہ16، صفحہ409، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

6 محرم الحرام 1444ھ/25 جولائی 2023ء

Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone NO:923471992267

قرآن و فقہ کی تعلیم کا مرکز

ماہ محرم الحرام میں سرمہ لگانا

سوال: کیا محرم الحرام میں سرمہ لگا سکتے ہیں؟

یوزر آئی ڈی: پارٹی پینٹ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

جی ہاں محرم الحرام میں سرمہ لگانا بالکل جائز بلکہ عاشورہ (دس محرم الحرام) کے دن اثمد سرمہ لگانے کی ترغیب حدیث پاک میں آئی ہے۔ سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: جو شخص یومِ عاشورا اِثمِد سرمہ آنکھوں میں لگائے تو اسکی آنکھیں کبھی بھی نہ دُکھیں گی۔

(شعب الایمان، ج3، ص367، حدیث: 3797)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

6 محرم الحرام 1444ھ/25 جولائی 2023ء

874

محرم الحرام میں سیاہ کپڑے پہننا

سوال: کیا محرم الحرام میں سیاہ کپڑے پہن سکتے ہیں؟

یوزر آئی ڈی: محمد فرقان اعوان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوہاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

محرم الحرام میں سیاہ کپڑے پہننا ایک فرقے کا شعار ہے لہذا محرم الحرام میں سیاہ کپڑے پہننا ممنوع ہے۔

سیدی اعلی حضرت امام احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: ایام محرم شریف میں سبز لباس جس طرح جاہلوں میں مروج ہے ناجائز و گناہ ہے۔ اور اودا نیلا یا آبی یا سیاہ اور بدتر واخبث ہے۔ کہ روافض کا شعار اور ان کی تشبہ ہے اس طرح ان ایام میں سرخ بھی ناصبی خبیث بہ نیت خوشی وشادی پہنتے ہیں۔

(فتاوی رضویہ، جلد 22، صفحہ 175، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

صدر الشریعہ طدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: ایام محرم میں یعنی پہلی محرم سے بارھویں تک تین قسم کے رنگ نہ پہنے جائیں، سیاہ کہ یہ رافضیوں کا طریقہ ہے اور سبز کہ یہ مبتدعین یعنی تعزیہ داروں کا طریقہ ہے اور سُرخ کہ یہ خارجیوں کا طریقہ ہے، کہ وہ معاذ اللہ اظہارِ مسرت کے لیے سُرخ پہنتے ہیں۔

(بہار شریعت، جلد 3، حصہ 16، صفحہ 416، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

30 ذو الحجۃ الحرام 1444ھ/19 جولائی 2023ء

محرم الحرام میں عام مسلمانوں کے لیے پانی کی سبیل لگانا

سوال: کیا محرم الحرام کے مہینے میں سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کے ایصال ثواب کے پانی کی سبیل عام مسلمانوں کے لیے روڈ پے لگا سکتے ہیں یا نہیں؟

یوزر آئی ڈی: محمد شاہد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

بلکل لگا سکتے ہیں شرعا اس میں کوئی قباحت نہیں بلکہ اچھی نیت سے مسلمانوں کو پانی پلانا بڑے اجر و ثواب کا باعث ہے اور مسلمانوں کو پانی پلانا پسندیدہ صدقہ ہے۔ سنن ابی داؤد میں ہے: ان سعدا اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، فقال: ای الصدقۃ اعجب إلیك؟ قال: الماء ترجمہ: سعد بن عبادہ انصاری خزرجی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر عرض کیا: کون سا صدقہ آپ کو زیادہ پسند ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”پانی (کا صدقہ)“

(سنن ابی داؤد، کتاب الزکاۃ، باب فی فضل سقی الماء، حدیث 1679)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

4 محرم الحرام 1444ھ/23 جولائی 2023ء

876

دس محرم الحرام کو مختلف کھانے پکانے اور کھلانے کا حکم

سوال: دس محرم الحرام کو مختلف کھانے پکا کر لوگوں کو کھلانے کا کیا حکم ہے؟

یوزر آئی ڈی: محمد شاہد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

بلکل جائز و اچھا عمل ہے دس محرم الحرام کو جو کھانے پکانے میں وسعت کرے اس کے لیے پورا سال رزق میں برکت رہتی ہے۔ نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جس نے عاشورا کے روز اپنے گھر میں رِزق کی فراخی کی اللہ تعالیٰ اُس پر سارا سال فراخی فرمائے گا۔

(معجم اوسط، ج6، ص432، حدیث:9302)

حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: بال بچّوں کے لئے دسویں (10) محرم کو خوب اچّھے اچّھے کھانے پکائے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ سال بھر تک گھر میں برکت رہے گی، بہتر ہے کہ حلیم (کھچڑا) پکا کر حضرت شہیدِ کربلا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فاتحہ کرے بہت مُجَرَّب (آزمایا ہوا) ہے، اسی تاریخ کو غسل کرے تو تمام سال اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بیماریوں سے اَمْن میں رہے گا کیونکہ اس دن آبِ زم زم تمام پانیوں میں پہنچتا ہے۔

(اسلامی زندگی، صفحہ 131، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

4 محرم الحرام 1444ھ/23 جولائی 2023ء

Al Raza Quran-o-Fiqh Academy

Al Raza Quran-o-Fiqh Academy

www.arqfacademy.com

Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ

Phone NO:923471992267

قرآن و فقہ کی تعلیم کا مرکز

877

ہر دن کا روزہ ایک ماہ کے روزوں کے برابر

سوال: کیا محرم کے ہر دن کا روزہ ایک ماہ کے روزوں کے برابر ہے؟

یوزر آئی ڈی: پارٹی چینٹ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

جی ہاں محرم الحرام کے ہر دن کے روزے کا ثواب ایک ماہ کے روزوں کے برابر ہے۔ سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کہ حضور نبیِّ رَحمت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: من صام یومًا من المُحرَّمِ فله بکلِّ یومٍ ثلاثون یومًا ترجمہ: جس نے محرم کا ایک روزہ رکھا اسکے لیے یہ روزہ تیس دنوں کے برابر ہے۔

(معجم صغیر، جلد2، صفحہ71، حدیث963)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

6 محرم الحرام 1444ھ/25 جولائی 2023ء

الکوحل والا پرفیوم لگانے کا حکم

سوال: الکوحل والا پرفیوم لگانا کیسا؟ کیا یہ لگانے سے کپڑے ناپاک ہو جاتے ہیں؟

یوزر آئی ڈی: پارٹی سپنٹ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

فی زمانہ عموم بلوی کی وجہ سے کثیر علماء کرام نے الکوحل والا پرفیوم لگانے کی اجازت دی ہے لہذا اسے لگانے سے کپڑے ناپاک نہیں ہوتے اسے کپڑوں پر لگانا اور اس میں نماز پڑھنا جائز ہے البتہ بعض علماء الکوحل والی پرفیوم لگانے سے منع کرتے ہیں اس لیے اگر نہ لگائیں تو بہتر ہے۔ مولانا عبد الرب شاکر مدنی دامت برکاتھم القدسیہ لکھتے ہیں: فی زمانہ کثیر علماء وفقہائے کرام نے عموم بلوی وحاجت کی وجہ سے خارجی استعمال والی تمام چیزوں اور کھانے پینے والی چیزوں میں سے صرف ادویات میں بطور علاج الکوحل کی اجازت دی ہے، جبکہ نشہ نہ ہوتا ہو۔ باڈی اسپرے اور پرفیوم وغیرہ بھی چونکہ خارجی استعمال والی چیزیں ہیں، لہذا اس کے لگانے کی بھی اجازت ہے اور اسے لگا کر نماز پڑھنے کی بھی اجازت ہے۔ البتہ بعض علماء الکوحل والی پرفیوم سے منع فرماتے ہیں تو اس لحاظ سے اگر بچا جائے تو بہتر ہے۔

(دار الافتاء اہلسنت، فتوی نمبر: WAT-325 تاریخ اجراء: 08 جمادی الاولی 1443ھ/13 دسمبر 2021)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

16 ذو الحجۃ الحرام 1444ھ/5 جولائی 2023ء

صنم نام رکھنے کا حکم

سوال: صنم نام رکھنا کیسا ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یوزر آئی ڈی: حافظ زاہد

الجواب بعون الملک الوہاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

صنم کا معنی بت کے ہیں لہذا شرعا یہ نام رکھنا درست نہیں بلکہ بچوں اور بچیوں کے نام صحابہ وصحابیات رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ناموں پر نام رکھے جائیں۔ القاموس الوحید میں ہے: "صنم" کے حقیقی معنی بت، مورتی کے ہیں، اسی طرح وہ مجسمہ جس کے بارے میں بت پرست کہتے تھے کہ وہ ان کی عبادت سے اللہ کا قرب حاصل کرتے ہیں۔ (القاموس الوحید، حرف ص)

صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: بچہ کا اچھا نام رکھا جائے۔ ہندوستان میں بہت لوگوں کے ایسے نام ہیں جن کے کچھ معنی نہیں یا اون کے برے معنی ہیں ایسے ناموں سے احتراز کریں۔ انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام کے اسمائے طیبہ اور صحابہ وتابعین و بزرگان دین کے نام پر نام رکھنا بہتر ہے امید ہے کہ اون کی برکت بچہ کے شامل حال ہو۔

(بہار شریعت، جلد 3، حصہ 15، صفحہ 358، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

16 ذو الحجۃ الحرام 1444ھ/5 جولائی 2023ء

فقہی مسائل گروپ
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone NO:923471992267

موبائل کا ناجائز استعمال کرنے کے لیے کسی کو موبائل دینا

سوال: میرے موبائل پے ٹک ٹاک ایپ ہے اسے میرا بھتیجا استعمال کرتا ہے اور اس پر غیر شرعی ویڈیوز اپلوڈ کرتا ہے اس کا گناہ مجھ پر تو نہیں ہوگا نا؟

یوزر آئی ڈی: عبدالستار سیفی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

آپکا خاص اسی مقصد کے لیے بھتیجے کو موبائل دینا اور اس کا موبائل فون غیر شرعی استعمال کرنا کہ وہ موبائل کا کوئی جائز استعمال کرتا ہی نہیں صرف ناجائز استعمال کرتا ہے تو آپ کا اسے اس کام کے لیے موبائل دینا آپ کو بھی گنہگار کرے گا کہ یہ گناہ پر مدد کرنا ہے جو کہ جائز نہیں اللہ پاک نے گناہ والے کاموں پر مدد نہ کرنے کا حکم ارشاد فرمایا ہے۔ اللہ تبارک وتعالی ارشاد فرماتا ہے: وَ تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَ التَّقْوٰى ۪ - وَ لَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَ الْعُدْوَانِ ۪ - وَ اتَّقُوا اللّٰهَ - اِنَّ اللّٰهَ شَدِیْدُ الْعِقَابِ ﴿۲﴾ ترجمہ: کنزالعرفان: اور نیکی اور پرہیزگاری پر ایک دوسرے کی مدد کرو اور گناہ اور زیادتی پر باہم مدد نہ کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو بیشک اللہ شدید عذاب دینے والا ہے۔

(القرآن، سورۃ المائدہ، آیت 2)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

17 ذوالحجۃ الحرام 1444ھ/6 جولائی 2023ء

Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone No:923471992267

مرد کا ٹھنڈک کے لیے مہندی لگانا

سوال: کیا مرد مہندی لگا سکتا ہے یا نہیں؟ کیا مرد ٹھنڈک کے لیے مہندی لگا سکتا ہے؟

یوزر آئی ڈی: آفتاب ملک

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

مرد کے لیے ہتھیلی اور پاؤں کے تلووں پر مہندی لگانا ناجائز و حرام ہے چاہے ٹھنڈک کے لیے ہو کیونکہ یہ عورتوں سے مشابہت ہے اور عورتوں سے مشابہت حرام ہے ہاں سر اور داڑھی کے بالوں کو مہندی لگانے میں حرج نہیں۔ سنن ابی داؤد میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ ”أن النبی صلی اللہ علیہ وسلم أتی بمخنث قد خضب یدیہ و رجلیہ بالحناء، فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم: ”ما بال ھذا؟“ فقیل: یا رسول اللہ، یتشبہ بالنساء، فأمر بہ فنفی إلی النقیع“ ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ایک مخنّث (یعنی ہیجڑے) کو لایا گیا، اس نے اپنے ہاتھ پاؤں مہندی سے رنگے ہوئے تھے، آپ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے دریافت فرمایا: ”اس کا کیا معاملہ ہے؟“ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کی: یہ عورتوں کی مشابہت اختیار کرتا ہے۔ تو آپ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے اسے جلاوطن کرنے کا حکم ارشاد فرمایا تو اُسے نقیع (مدینے سے دور ایک مقام) کی طرف جلاوطن کر دیا گیا۔ (سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب فی الحکم فی المخنثین، ج4، ص282، حدیث4928، بیروت)

سیدی اعلی حضرت فتاوی رضویہ میں ارشاد فرماتے ہیں: ”مرد کو ہتھیلی یا تلوے بلکہ صرف ناخنوں ہی میں مہندی لگانی حرام ہے کہ عورتوں سے تشبّہ ہے۔

(فتاوی رضویہ، ج24، ص542، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

22 ذوالحجۃ الحرام 1444ھ/11 جولائی 2023ء

882

ختم شریف میں (ماکان محمد) پر انگوٹھے چومنا

سوال: ختم پڑھتے ہوئے جب مولوی صاحب (ماکان محمد) پڑھتے ہیں تو سارے لوگ انگوٹھے چومتے ہیں اور درود پاک پڑھتے ہیں اس کا کیا حکم ہے؟

یوزر آئی ڈی: معید اقبال

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

پوچھی گئی صورت میں درود پاک پڑھنا یا انگوٹھے چومنا منع ہے شرعا اس کی اجازت نہیں کیونکہ تلاوت قرآن کے وقت اسے غور سے سننے کا حکم ہے۔ سیدی امام اہلسنت امام احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: ہاں اذان سننے میں (انگوٹھے چومنا) علمائے فقہ نے مستحب رکھا ہے۔ اور اس خاص موقع پر کچھ احادیث بھی وارد جو ایسی جگہ قابل تمسک ہیں۔۔۔ مگر نماز میں یا خطبہ یا قرآن مجید سنتے وقت نہ چاہئے، نماز میں اسکی ممانعت تو ظاہر، اور استماع خطبہ وقرآن کے وقت یوں کہ اس وقت ہمہ تن گوش ہو کر تمام حرکات سے باز رہنا چاہئے، پنچایت کے وقت جو آیہ کریمہ "ما کان محمد ابا احد من رجالکم پر اس قدر کثرت سے انگوٹھے چومے جاتے ہیں گویا صد ہا چڑیاں جمع ہو کر چہک رہی ہیں، یہاں تک کہ دور والوں کو قرآن عظیم کے بعض الفاظ کریمہ بھی اس وقت اچھی طرح سننے میں نہیں آتے۔ یہ فقیر کو سخت ناپسند و گراں گزرتا ہے صرف انگوٹھے لبوں سے لگا کر آنکھوں پر رکھنے میں کوئی حرج نہ بھی ہو تو بوسہ و تعظیم میں آواز نکلنے کا خود حکم نہیں۔ جیسے بوسہ سنگ اسود و آستانہ کعبہ وقرآن عظیم و دست و پائے علما وصلحا نہ کہ ایسی آوازیں کہ چڑیاں بسیرا لے رہی ہیں۔

(فتاوی رضویہ، جلد 22، صفحہ 315، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

27 ذوالحجۃ الحرام 1444ھ/16 جولائی 2023ء

وعلی الک واصحابک یا حبیب اللہ

ارتغرل غازی ڈرامہ دیکھنے کا حکم

سوال: ارتغرل ڈرامہ دیکھنا کیسا؟ اور یہ ڈرامہ دیکھنے والے امام کے پیچھے نماز کا حکم کیا ہے؟

یوزر آئی ڈی: محمد الیاس رضا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

مروجہ ڈرامے جن میں جھوٹ، بے حیائی، بے پردگی، عشقیہ وفسقیہ مناظر، میوزک، مردوں اور عورتوں کا اختلاط وغیرہ بہت سے غیر شرعی کاموں کا ارتکاب ہو رہا ہوتا ہے اور ارتغرل غازی ڈرامہ بھی ان غیر شرعی کاموں پر مشتمل ہے لہذا یہ یا اس طرح کا کوئی بھی ڈرامہ دیکھنا شرعا جائز نہیں بلکہ ناجائز و گناہ ہے اور اگر امام یہ ڈرامہ اعلانیہ طور پر دیکھتا ہے تو فاسق معلن ہے اور فاسق معلن کو امام بنانا جائز نہیں ایسے امام کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی و گناہ ہے اگر پڑھ لی تو نماز کا اعادہ کرنا یعنی دوبارہ پڑھنا واجب ہے۔ سیدی امام اہلسنت امام احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمہ فتاوی رضویہ میں فرماتے ہیں: اگر فاسق معلن ہے کہ علانیہ کبیرہ کا ارتکاب یا صغیرہ پر اصرار کرتا ہے تو اسے امام بنانا گناہ ہے اور اس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی کہ پڑھنی گناہ اور پڑھ لی تو پھیرنی واجب۔ (فتاوی رضویہ، جلد6، صفحہ 601، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

30 ذوالحجۃ الحرام 1444ھ/19 جولائی 2023ء

Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone NO:923471992267

قرآن وفقہ کی تعلیم کا مرکز

آن لائن

الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی

ربیع الاول میں گھر کی چھت پر سبز پرچم لگانا

سوال: ربیع الاول کے موقع پر گھروں پر سبز جھنڈے لگانا کیسا ہے؟

یوزر آئی ڈی: پارتی سینٹ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

ربیع الاول شریف میں حضور ﷺ کی ولادت کی خوشی میں گھروں پر سبز جھنڈے لگانا بلکل جائز بلکہ اچھا عمل ہے کہ حضور ﷺ کی ولادت باسعادت کی خوشی کا اظہار ہے۔ خصائص الکبری میں حضور ﷺ کی ولادت کے موقع پر جو واقعات رونماز ہوئے ان کے بیان میں ہے کہ سیدتنا آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: فکشف اللہ عن بصری و أبصرت تلک الساعۃ مشارق الأرض و مغاربھا، و رأیت ثلاثۃ أعلام مضروبات، علما فی المشرق، و علما فی المغرب، و علما علی ظھر الکعبۃ ترجمہ: پس اللہ پاک نے میری نظر سے تمام پردے ہٹادیے اور اس وقت میں نے زمین کے مشرق و مغرب دیکھے اور میں نے دیکھا کہ تین جھنڈے نَصب کئے گئے۔ایک مشرِق میں، دوسرا مغرِب میں، تیسرا کعبے کی چھت پر۔

(خصائص کبریٰ، جلد اوّل، صفحہ 82)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

30 ذوالحجۃ الحرام 1444ھ/19 جولائی 2023ء

پیسے لے کر نعت خوانی کرنا اور اجرت کا حکم

سوال: پیسے لے کر نعت خوانی کرنا کیسا؟ اور ایسی اجرت کا کیا حکم ہے؟

یوزر آئی ڈی: پارٹی چینٹ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

پیسے لے کر نعت خوانی کرنا ناجائز و حرام ہے اور اس پر ملنے والی اجرت بھی حرام ہے۔ فتاوی عالمگیریہ میں ہے: لاتجوز الاجارۃ علی شیئ من الغناء و قراءۃ الشعر ولا اجر فی ذلک وھذا کلہ قول ابی حنیفۃ و ابی یوسف و محمد رحمھم اللہ تعالٰی کذا فی غایۃ البیان مختصراً۔ گانا اور اشعار پڑھنا (ایسے اعمال ہیں) ان میں سے کسی پر مزدوری اور اجرت لینا جائز نہیں اور نہ ان میں اجرت ہے۔ امام ابو حنیفہ، امام ابو یوسف اور امام محمد رحمھم اللہ تعالٰی تینوں کا یہ قول اور فتوی ہے، چنانچہ غایۃ البیان میں یونہی مذکور ہے۔ مختصراً۔

(فتاوی ہندیۃ، کتاب الاجارۃ، جلد4، صفحہ 449، نورانی کتب خانہ، پشاور)

امام اہلسنت امام احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: سید عالم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا ذکر پاک خود عمدہ طاعات و اجل عبادات سے ہے اور طاعت و عبادت پر فیس لینی حرام، مبسوط پھر خلاصہ پھر عالمگیری میں ہے: لایجوز الاستیجار علی الطاعات کالتذکیر ولایجب الاجر ملخصاً۔ یعنی نیک کاموں میں اجرت لینا جائز نہیں، جیسے وعظ کرنا اور اجرت واجب نہیں ہو گی۔

(فتاوی رضویہ، جلد23، صفحہ 725، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

6 محرم الحرام 1444ھ/25 جولائی 2023ء

قرآن وفقہ کی تعلیم کا مرکز

بیوی، بچوں، دیگر مسلمانوں کو گالی دینے کا حکم

سوال: جو شخص بیوی بچیوں کو گالیاں نکالتا ہو اس کے لیے کیا وعید ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یوزر آئی ڈی: پارٹی پینٹ

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

کسی بھی مسلمان کو گالی دینا ناجائز و حرام ہے اور حدیث پاک میں گالی دینے کو فسق اور خالص منافقت کی علامت قرار دیا گیا ہے۔ مشکاۃ المصابیح میں ہے: عن عبد اللہ بن مسعود، قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: سباب المسلم فسوق، ترجمہ: سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مسلمان کو گالی دینا فسق ہے۔

(مشکاۃ المصابیح، 2 / 190، حدیث: 4814)

صحیح بخاری میں سیدنا عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اربع من کن فیہ کان منافقا خالصا، ومن کانت فیہ خصلۃ منھن کانت فیہ خصلۃ من النفاق حتی یدعھا إذا، اؤتمن خان، وإذا حدث کذب، وإذا عاھد غدر، وإذا خاصم فجر ترجمہ: ”چار علامتیں جس شخص میں ہوں گی وہ خالص منافق ہوگا اور ان میں سے ایک علامت ہوئی تو اس شخص میں نفاق کی ایک علامت پائی گئی یہاں تک کہ اس کو چھوڑ دے: (۱) جب امانت دی جائے تو خیانت کرے (۲) جب بات کرے تو جھوٹ بولے (۳) جب وعدہ کرے تو وعدہ خلافی کرے (۴) جب جھگڑا کرے تو گالی بکے۔“

(صحیح بخاری، کتاب الایمان، علامۃ المنافق، جلد۱، صفحہ ۲۴، حدیث: ۳۳۔)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

4 محرم الحرام 1444ھ/23 جولائی 2023ء

تکبیر تشریق کے کلمات کا، پس منظر

سوال: تکبیر تشریق حضرت ابراہیم علیہ السلام نے قربانی کے موقع پر پڑھی یا کب پڑھی؟ اور اسے ایام قربانی میں کیوں پڑھا جاتا ہے؟

یوزر آئی ڈی: حفیظ اللہ برکاتی

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق والصواب

تکبیر تشریق سیدنا ابراہیم، سیدنا اسمعیل، سیدنا جبرائیل علیہم السلام کے مبارک کلمات کا مجموعہ ہے جو بوقت قربانی ادا کیے گئے اسی لیے قربانی کے دنوں میں قیامت تک ان مبارک کلمات کی ادائیگی کی سنت جاری ہو گئی۔ بنایہ شرح ہدایہ میں ہے: حضرتِ سَیِّدُنَا اِبراھِیم عَلَیْہِ السَّلَام نے جب حضرتِ سَیِّدُنَا اِسْمٰعِیل عَلَیْہِ السَّلَام کو ذبح کرنے کے لئے زمین پر لٹایا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم سے حضرتِ جبرئیل عَلَیْہِ السَّلَام بطورِ فدیہ جَنّت سے ایک مینڈھا (یعنی دُنبہ) لئے تشریف لائے اور دُور سے اُونچی آواز میں فرمایا: اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَر، جب حضرت اِبراھِیم عَلَیْہِ السَّلَام نے یہ آواز سُنی تو اپنا سر آسمان کی طرف اُٹھایا اور جان گئے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے آنے والی آزمائش کا وَقْت گزر چکا ہے اور بیٹے کی جگہ فدیے میں مینڈھا بھیجا گیا ہے، لہٰذا خُوش ہو کر فرمایا: لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَر، جب حضرتِ اِسْمٰعِیل عَلَیْہِ السَّلَام نے یہ سُنا تو فرمایا: اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَ لِلّٰہِ الْحَمْد، اس کے بعد سے اِن تینوں پاک حضرات کے اِن مُبارک اَلفاظ کی اَدائیگی کی یہ سُنَّت قیامت تک کیلئے جاری و ساری ہو گئی۔

(بِنایہ شرح ہِدایہ، جلد3، صفحہ 13، ملخصا)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

16 ذوالحجۃ الحرام 1444ھ/5 جولائی 2023ء

Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone NO:923471992267

وعلی آلک واصحابک یاحبیب اللہ

AL RAZA QURAN-O-FIQH ACADEMY

قرآن و فقہ کی تعلیم کا مرکز

آن لائن

الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی تاریخ شہادت

سوال: سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی تاریخ شہادت اور دن بتادیں۔

یوزر آئی ڈی: طارق سومورو

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوہاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

سیدنا عثمان غنی رَضِیَ اللہُ تعالٰی عنہ نے بارہ سال خلافت پر فائز رہ کر 18 ذُوالحجۃ الحرام سن 35 ہجری میں بروزِ جمعہ روزے کی حالت میں تقریباً 82 سال کی طویل عمر پاکر نہایت مظلومِیَّت کے ساتھ جامِ شہادت نَوش فرمایا۔ جنّت کے دولہا : شہادت کے بعد حضرت سیّدنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تعالٰی عنہما نے رحمتِ عالم صلَّی اللہُ تعالٰی علیہِ واٰلہٖ وسَلَّم کو خواب میں فرماتے ہوئے سنا: بیشک! عثمان (رَضِیَ اللہُ تعالٰی عنہ) کو جنّت میں عالیشان دولہا بنایا گیا ہے۔

(ماخوذاز: الریاض النضرۃ، جلد2، صفحہ67)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

16 ذوالحجۃ الحرام 1444ھ/5 جولائی 2023ء

Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone NO:923471992267

قرآن و فقہ کی تعلیم کا مرکز

ابراہیم علیہ السلام کی فرشتوں کی میزبانی

سوال: انسانی شکل میں آئے فرشتوں کی میزبانی میں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کون سا سالن پیش کیا تھا؟

یوزر آئی ڈی: کیا سمجھے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

فرشتے حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے پاس حضرت اسحٰق اور حضرت یعقوب عَلَیْہِمَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی پیدائش کی خوشخبری لے کر آئے۔ سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے ان کے لیے بھنا ہوا بچھڑا پیش کیا۔ فرمان باری تعالی ہے: وَلَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُنَآ اِبْرٰهِیْمَ بِالْبُشْرٰى قَالُوْا سَلٰمًاؕ-قَالَ سَلٰمٌ فَمَا لَبِثَ اَنْ جَآءَ بِعِجْلٍ حَنِیْذٍ(69) ترجمہ: اور بیشک ہمارے فرشتے ابراہیم کے پاس خوشخبری لے کر آئے۔ انہوں نے "سلام" کہا تو ابراہیم نے "سلام" کہا۔ پھر تھوڑی ہی دیر میں ایک بھنا ہوا بچھڑا لے آئے۔

اس آیت کے تحت صراط الجنان میں روح البیان کے حوالے سے ہے: مفسرین فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام بہت ہی مہمان نواز تھے اور بغیر مہمان کے کھانا تناوُل نہ فرماتے، اس وقت ایسا اتفاق ہوا کہ پندرہ روز سے کوئی مہمان نہ آیا تھا، آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو اس کا غم تھا اور جب ان مہمانوں کو دیکھا تو آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے ان کے لئے کھانا لانے میں جلدی فرمائی، چونکہ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے یہاں گائے بکثرت تھیں اس لئے بچھڑے کا بھنا ہوا گوشت سامنے لایا گیا۔

(روح البیان، ہود، تحت الآیۃ: ۶۹، ۴ / ۱۶۱، خازن، ہود، تحت الآیۃ: ۶۹، ۲ / ۳۶۱-۳۶۰، ملتقطاً)

اس سے معلوم ہوا کہ گائے کا گوشت حضرت ابراہیم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے دستر خوان پر زیادہ آتا تھا اور آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اس کو پسند فرماتے تھے۔

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

17 ذوالحجۃ الحرام 1444ھ/6 جولائی 2023ء

فقہی مسائل گروپ

قرآن و فقہ کی تعلیم کا مرکز

آن لائن

الرضا قرآن و فقہ اکیڈمی

اسم جلالت اللہ کا معنی

سوال: اسم اعظم اللہ کا کیا مطلب ہے؟

یوزر آئی ڈی: عبد المصطفی عطاری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

اسم جلالت اللہ کی اصل الہ ہے جس کا معنی ہے خدا پھر اس پر الف لام داخل ہوا جو کہ معین ذات پر دلالت کرتا ہے یعنی وہ ذات جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ قاموس الوحید میں ہے: أَلِہَ فلان (من باب سمع) ألھۃ و ألوھۃ و الوھیۃ پوجنا عبادت کرنا ...... اللہ ذات واجب الوجود معبود حقیقی کا نام (اس کی اصل اِلٰہ ہے جس پر الف لام داخل ہے بعد ہمزہ کو حذف کرکے دونوں لاموں کو ادغام کردیا گیا)

(القاموس الوحید، ص: ۱۳۲)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

22 ذوالحجۃ الحرام 1444ھ/11 جولائی 2023ء

صحیح بخاری کا مکمل نام

سوال: صحیح بخاری کا پورا نام کیا ہے؟

یوزر آئی ڈی: عبداللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

صحیح بخاری کا مکمل نام جو امام بخاری علیہ الرحمہ نے رکھا وہ یہ ہے:

الجامع المسند الصحيح المختصر من أمور رسول الله صلى الله عليه وسلم وسننه وأيامه جو کہ صحیح بخاری کے نام سے مشہور ہے۔

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

22 ذوالحجۃ الحرام 1444ھ/11 جولائی 2023ء

قرآن وفقہ کی تعلیم کا مرکز

آن لائن

الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی

قرض اتارنے کا وظیفہ

سوال: قرض اتارنے کا کوئی وظیفہ بتادیں۔

یوزر آئی ڈی: پارٹی سپنٹ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوھاب اللھم ھدایة الحق و الصواب

ہر نماز کے بعد 11 بار اور صبح شام روزانہ سو سو بار یہ دعا اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ قرض اترنے تک پڑھتے رہیں ان شاء اللہ تعالی قرض اتر جائے گا۔ فیضان رمضان میں ہے: اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ تا حصولِ مراد ہر نماز کے بعد 11، 11 بار اور صبح و شام سو سو بار روزانہ (اول و آخر ایک ایک بار درود شریف کے ساتھ) پڑھئے۔

(فیضانِ رمضان، صفحہ 112، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

25 ذوالحجۃ الحرام 1444ھ/14 جولائی 2023ء

Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone NO:923471992267

نقش نعل پاک کے فضائل

سوال: نقش نعل پاک کے فضائل بیان فرمادیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یوزر آئی ڈی: پارٹی سینٹ

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

نقش نعل پاک کے بہت سے فضائل و برکات ہیں امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فتاوی رضویہ میں نقش نعل پاک کے فضائل کے متعلق فرماتے ہیں: ''اسی طرح طبقہ فطبقہ شرقاً غرباً عرباً عجماً علمائے دین وائمہ معتمدین نعل مطہر حضور سید البشر علیہ افضل الصلوٰۃ واکمل السلام کے نقشے کاغذوں پر بناتے کتابوں میں تحریر فرماتے آئے اور انہیں بوسہ دینے آنکھوں سے لگانے سر پر رکھنے کا حکم فرماتے رہے اور دفع امراض و حصول اغراض میں اس سے توسل فرمایا کیے اور بفضل الٰہی عظیم و جلیل برکات و آثار اس سے پایا کیے ۔۔۔علما فرماتے ہیں جس کے پاس یہ نقشہ متبرکہ ہو ظلم ظالمین و شر شیطان و چشم زخم حاسدین سے محفوظ رہے۔ عورت دردزہ کے وقت اپنے داہنے ہاتھ میں لے آسانی ہو، جو ہمیشہ پاس رکھے نگاہ خلق میں معزز ہو زیارت روضہ مقدس نصیب ہو یا خواب میں زیارت حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مشرف ہو، جس لشکر میں ہو نہ بھاگے، جس قافلہ میں ہو نہ لٹے، جس کشتی میں ہو نہ ڈوبے، جس مال میں ہو نہ چُرے، جس حاجت میں اس سے توسل کیا جائے پوری ہو، جس مراد کی نیت سے پاس رکھیں حاصل ہو، موضع درد و مرض پر اسے رکھ کر شفائیں ملی ہیں، مہلکوں مصیبتوں میں اس سے توسل کرکے نجات و فلاح کی راہیں کھلی ہیں، اس باب میں حکایاتِ صلحا و روایات علما بکثرت ہیں کہ امام تلمسانی وغیرہ نے فتح المتعال وغیرہ میں ذکر فرمائیں۔''

(فتاوی رضویہ، ج21، ص413، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

27ذوالحجۃ الحرام 1444ھ/16جولائی 2023ء

رشوت کی تعریف

سوال: رشوت کی تعریف کیا ہے؟

یوزر آئی ڈی: رانا شہزاد چنار

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

کسی کا حق دبانے کے لیے یا اپنا کام کروانے کے لیے جو کچھ دیا جائے رشوت کہلاتا ہے اور رشوت لینا اور دینا ناجائز و حرام ہے۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں ”رشوت لینا مطلقًا حرام ہے، جو پرایا حق دبانے کے لئے دیا جائے (وہ) رشوت ہے یونہی جو اپنا کام بنانے کے لئے حاکم کو دیا جائے رشوت ہے لیکن اپنے اوپر سے دفعِ ظلم (یعنی ظلم دور کرنے) کے لئے جو کچھ دیا جائے (وہ) دینے والے کے حق میں رشوت نہیں، یہ دے سکتا ہے، لینے والے کے حق میں وہ بھی رشوت ہے اور اسے لینا حرام۔

(فتاویٰ رضویہ، جلد 23، صفحہ 597، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

28 ذوالحجۃ الحرام 1444ھ/17 جولائی 2023ء

895

کھانا کتنی انگلیوں سے کھانا چاہیے؟

سوال: کھانا کتنی انگلیوں سے کھانا چاہیے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یوزر آئی ڈی: محمد شان

الجواب بعون الملک الوہاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

تین انگلیوں سے کھانا کھانا چاہیے کہ تین انگلیوں سے کھانا، کھانا نبی کریم ﷺ سے ثابت ہے اور یہ انبیاء کرام علیہم السلام کا طریقہ ہے۔ ابن النجار نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، کہ حضور ﷺ نے فرمایا: "تین انگلیوں سے کھانا انبیا علیہم السلام کا طریقہ ہے۔"

(... "الجامع الصغیر" للسیوطي، الحدیث: ۳۰۷۴، ص۱۸۴۔)

حکیم نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی، کہ حضور ﷺ نے فرمایا: "تین انگلیوں سے کھاؤ کہ یہ سنت ہے اور پانچوں انگلیوں سے نہ کھاؤ کہ یہ اعراب (گنواروں) کا طریقہ ہے۔"

("کنز العمال"، کتاب المعیشۃ۔۔۔الخ، رقم: ۴۰۸۷۲، ج۱۵، ص۱۱۵۔)

صحیح مسلم میں کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ تین انگلیوں سے کھانا تناول فرماتے اور پونچھنے سے پہلے ہاتھ چاٹ لیتے۔

("صحیح مسلم"، کتاب الأشربۃ، باب استحباب لعق الاصابع۔۔۔الخ، الحدیث: ۱۳۲۔(۲۰۳۲)، ص۱۱۲۲۔)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

1 محرم الحرام 1444ھ/20 جولائی 2023ء

فقہی مسائل گروپ

قرآن و فقہ کی تعلیم کا مرکز

میں معلم بنا کر بھیجا گیا ہوں

سوال: میں معلم بنا کر بھیجا گیا ہوں اس حدیث کا حوالہ کیا ہے؟

یوزر آئی ڈی: پارٹی پینٹ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

سنن ابن ماجہ، دارمی وغیرہما میں یہ حدیث میں مروی ہے سیدنا عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں:

خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم من بعض حجرہ، فدخل المسجد، فإذا ھو بحلقتین إحداھما یقرءون القرآن ویدعون اللہ، والاخری یتعلمون ویعلمون، فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم: کل علی خیر ھؤلاء یقرءون القرآن ویدعون اللہ، فإن شاء اعطاھم، وإن شاء منعھم، وھؤلاء یتعلمون، وإنما بعثت معلما فجلس معھم ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن اپنے کسی کمرے سے نکلے اور مسجد میں داخل ہوئے، آپ نے اس میں دو حلقے دیکھے، ایک تلاوت قرآن اور ذکر و دعا میں مشغول تھا، اور دوسرا تعلیم و تعلم میں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”دونوں حلقے نیکی کے کام میں ہیں، یہ لوگ قرآن پڑھ رہے ہیں، اور اللہ سے دعا کر رہے ہیں، اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو انہیں دے اور چاہے تو نہ دے، اور یہ لوگ علم سیکھنے اور سکھانے میں مشغول ہیں، اور میں تو صرف معلم بنا کر بھیجا گیا ہوں، پھر انہیں کے ساتھ بیٹھ گئے۔

(سنن ابن ماجہ، ابواب کتاب السنۃ، باب: فَضْلِ الْعُلَمَاءِ وَالْحَثِّ عَلَى طَلَبِ الْعِلْمِ، جلد 1، صفحہ 150، حدیث 229)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

1 محرم الحرام 1444ھ/20 جولائی 2023ء

بدھ والے دن ناخن کاٹنے کی ممانعت

سوال: بدھ والے دن ناخن کاٹنے سے کیوں منع کیا گیا ہے وجہ بیان کر دیں؟

یوزر آئی ڈی: پارٹی پینٹ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

بدھ والے دن ناخن کاٹنے سے منع کیا گیا ہے کیونکہ اس سے برص (جسم پر سفید داغوں والی بیماری) پیدا ہونے کا خوف ہے البتہ یہ یاد رہے کہ اگر ناخن کاٹے انتالیس دن ہو گئے ہوں اور چالیسواں دن بدھ ہو تو ناخن کاٹنا لازم ہو گا کیونکہ چالیس دن سے زائد ناخن بڑھانا مکروہ تحریمی و گناہ ہے۔ امامِ اہلِ سنّت، امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ سے بدھ کے دن ناخن کاٹنے کے متعلق سوال ہوا تو آپ نے جواباً لکھا: "نہ چاہیے، حدیث میں اِس سے نَہی آئی کہ معاذ اللہ مورِث برص ہوتا ہے۔"

(فتاویٰ رضویہ، جلد22، صفحہ574، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

علامہ علاؤالدین حصکفی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ لکھتے ہیں: "کرہ ترکہ وراء الاربعین" ترجمہ: چالیس دن سے زیادہ چھوڑ دینا مکروہ ہے۔ اسکے تحت علامہ شامی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: "ای تحریما" ترجمہ: یہاں کراہت سے مکروہ تحریمی مراد ہے۔ (ردالمحتار مع در مختار، جلد9، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی البیع، صفحہ671، مطبوعہ کوئٹہ)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

27 ذوالحجۃ الحرام 1444ھ/16 جولائی 2023ء

898

عبدالنبی، عبدالعلی، نام رکھنے کا حکم

سوال: کیا عبدالعلی، عبدالنبی، وغیرہ نام رکھنا جائز ہے؟

یوزر آئی ڈی: پارٹی سپنٹ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

عبدالمصطفیٰ، عبدالنبی، عبد الحبیب، عبدالعلی (علی سے مراد مولی علی رضی اللہ عنہ ہوں تو) بطور لقب رکھنا تو جائز ہے جیسے اعلیٰ حضرت کا اپنا نام احمد رضا تھا اور لقب عبدالمصطفی بھی شامل تھا۔ کیونکہ عبد کی اضافت جب غیر اللہ کی طرف ہو تو عبد بمعنی غلام استعمال ہوتا ہے ہاں عبدالعلی سے مراد اگر اللہ پاک کا صفاتی نا ہو تو عبدالعلی نام رکھنا بھی درست ہے اور عبد کی غیر اللہ کی طرف نسبت قرآن و حدیث سے ثابت ہے۔
اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: وَ اَنۡكِحُوا الۡاَيَامٰى مِنۡكُمۡ وَ الصّٰلِحِيۡنَ مِنۡ عِبَادِكُمۡ وَ اِمَآئِكُمۡ۔ ترجمہ: اور تم میں سے جو بغیر نکاح کے ہوں اور تمہارے غلاموں اور لونڈیوں میں سے جو نیک ہیں ان کے نکاح کر دو۔

(القرآن، سورۃ النور، آیت 32)

لیکن بطور علم یا نام رکھنا مناسب نہیں ۔ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں: "فقیر کے اس بارے میں تین رسالے ہیں جو میرے مجموعہ فتاوی میں ہیں۔ ایک در بارہ غلام مصطفی اور اس کا جواز دلائل سے ثابت کیا ہے۔ دوسرا در بارہ عبدالمصطفیٰ اور اس میں یہ تحقیق کیا ہے کہ توصیفاً بلاشبہہ جائز اور اجلہ صحابہ سے ثابت۔ کراہت کہ بعض متاخرین نے لکھی جانب تسمیہ راجع ہے۔"

(فتاوی رضویہ، جلد 24، صفحہ 669، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

30 ذوالحجۃ الحرام 1444ھ/ 19 جولائی 2023ء

قرآن وفقہ کی تعلیم کا مرکز

آن لائن

الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی

899

کھانے سے پہلے نمک کھانا کیسا؟

سوال: کھانے سے پہلے نمک کھانے کا کیا حکم ہے؟

یوزر آئی ڈی: ذاکر حسین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

کھانے کی ابتداء نمک سے کرنی چاہیے کہ کھانے کی ابتداء نمک سے کرنا ستر بیماریوں سے شفاء کا سبب ہے۔ امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ شعب الایمان میں ایک روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: من ابتدأ غداءہ بالملح ، أذھب عنه سبعین نوعا من البلاء ترجمہ : جو اپنے کھانے کی ابتداء نمک یا نمکین سے کرے اس سے ستر قسم کی بلائیں دور کر دی جاتی ہیں۔

(شعب الایمان، 8 / 100)

صدر الشریعہ بدر الطریقہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ بزازیہ اور رد المحتار کے حوالے سے لکھتے ہیں: کھانے کے ابتدا نمک سے کی جائے اور ختم بھی اسی پر کریں اس سے ستر بیماریاں دفع ہو جاتی ہیں ۔

(بہار شریعت جلد 3، حصہ 16، صفحہ 378، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

4 محرم الحرام 1444ھ/23 جولائی 2023ء

Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
Al Raza Quran-o-Fiqh Academy
www.arqfacademy.com
Fiqhi Masail Group فقہی مسائل گروپ
Phone No:923471992267

900

ربیع الاول میں گھر کی چھت پر سبز پرچم لگانا

سوال: ربیع الاول کے موقع پر گھروں پر سبز جھنڈے لگانا کیسا ہے؟

یوزر آئی ڈی: پارٹی سپنٹ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملك الوهاب اللهم هداية الحق و الصواب

ربیع الاول شریف میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت کی خوشی میں گھروں پر سبز جھنڈے لگانا بلکل جائز بلکہ اچھا عمل ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت کی خوشی کا اظہار ہے۔ خصائص الکبری میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت کے موقع پر جو واقعات رونماز ہوئے ان کے بیان میں ہے کہ سیدتنا آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: فكشف الله عن بصري و أبصرت تلك الساعة مشارق الأرض و مغاربها، و رأيت ثلاثة أعلام مضروبات، علما في المشرق، و علما في المغرب، و علما على ظهر الكعبة ترجمہ: پس اللہ پاک نے میری نظر سے تمام پردے ہٹا دیے اور اس وقت میں نے زمین کے مشرق و مغرب دیکھے اور میں نے دیکھا کہ تین جھنڈے نَصب کئے گئے۔ایک مشرِق میں، دوسرا مغرِب میں، تیسرا کعبے کی چھت پر۔

(خصائصِ کبریٰ، جلد اوّل، صفحہ 82)

واللہ اعلم عزوجل و رسولہ اعلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــہ

انتظار حسین مدنی کشمیری

30 ذوالحجۃ الحرام 1444ھ/19 جولائی 2023ء